OPEN ACCESS: Al Khadim Research Journal of Islamic Culture and Civilization
ISSN (ONLINE): 2710-0235 & ISSN (PRINT): 2710-0227
https://www.arjicc.com

علم الضبط کا اطلاق: پاکستان اور دیگر مسلم ممالک کے تجویدی مصاحف کا جائزہ

Application of Ilm Aldhabt; Review of Tajweedi Musahifs of Pakistan and other Muslim Countries

Dr. Qaria Nasreen Akhtar
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, Bahauddin Zakaria University, Multan.
Email: qarianasreen@bzu.edu.pk

Received on: 05-01-2025 Accepted on: 08-02-2025

Abstract:

The Holy Qur'an is the source of guidance which Allah Almighty has taken responsibility for protecting. The Holy Qur'an is the source of growth and guidance for the world of humanity and the word of Allah like it is not found anywhere in the world. It is a great blessing of both worlds to serve broadcasting as well. For the correct recitation of the Holy Qur'an, every Muslim needs a Mushaf with a correct script and for this purpose, the correctness of the script is not possible without discipline. By means of which the letter is recognized by the conditions (e.g. movement, calmness, strength and intensity, etc.), it is also called the difficulty, which helps to preserve the correct pronunciation of the words of the Qur'an and their linguistic qualities. Who pioneered a method of form through words. Ilm-al-Zabbat was declared necessary by the later scholars and readers, but the scholars of the Ummah agree on the importance of points on the books. Loan movements etc. are discussed. Application of Discipline in the Dissertation; Tajweed books of Pakistan and other Muslim countries have been reviewed. Knowledge of discipline has been explained between them so that the society can get familiar with the knowledge of discipline of other countries and no confusion can arise in the recitation of the Holy Quran.

Keywords: Ilm-al-Zabatt, Kitabat, Tajvidi Musaahaf

تعارف:

قرآن حکیم سرچشمہ ہدایت ہے جسے کتاب اللہ ہونے کا شرف حاصل ہے اور اللہ کریم نے اس کی قیامت تک حفاظت کی ذمہ داری خود لیتے ہوئے فرمایا: ﴿اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّكۡرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ﴾[1] "بے شک اس ذکر (قرآن) کو ہم نے ہی نازل کیا اور ہم خود اس کی حفاظت کے ذمہ دار ہیں"۔ یہ حفاظت الٰہیہ ہی کا نتیجہ ہے کہ چودہ سو سال کے بعد بھی قرآن کریم کا ہر لفظ، ہر کلمہ، ہر آیت، ہر قراءت یہاں تک کہ کلمات قرآنیہ کا رسم وضبط بھی نہ صرف محفوظ ہے بلکہ حفاظت الٰہی کے حصار میں دشمنانِ اسلام کے لیے ایک کھلا چیلنج بنا ہوا ہے، جو دشمنانِ اسلام کی بھرپور سازشوں کے باوجود کسی بھی قسم کی تصحیف وتحریف کوئی بھی نہیں کر سکا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ساڑھے چودہ سو سال پہلے فرمادیا تھا: ﴿لَّا

يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِۦ ۖ تَنزِيلٌ مِّنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ[2] "کوئی باطل اس کے آگے یا پیچھے سے اس تک نہیں پہنچ سکتا: یہ ایک مکمل حکمت والے، تمام تعریفوں کے لائق کی طرف سے نازل کیا گیا ہے"۔ جیسا کہ قرآن حکیم سے متعلقہ تمام علوم ہی انتہائی اہمیت کے حامل ہیں۔اسی طرح ان میں سے ایک اہم موضوع علم الضبط بھی ہے۔یعنی کلمات قرآنیہ کے اعراب پر مشتمل اصول و قواعد کا علم۔ لفظ ضبط کا لغوی مفہوم چمٹ جانا، مضبوط انداز سے پکڑ لینا اور محفوظ کر لینے کو کہتے ہیں۔اصطلاحاً علم الضبط سے وہ علم مراد لیا جاتا ہے جس کے ذریعے حرف کے ساتھ لگی ہوئی علامات یعنی سکون، حرکت، تشدید اور مد وغیرہ کو پہچانا جاتا ہے۔علم الضبط کے موضوع میں الفاظ کے دوران پیش آنے والی علامات و نشانات مثلاً حرکات، عدم حرکات، محل حرکات اور لون حرکات وغیرہ پر بحث کی جاتی ہے۔[3] اس علم کا فائدہ یہ ہے کہ حروف میں التباس واحتمال کا خاتمہ ہو جاتا ہے، جس کی وجہ سے متحرک و ساکن، مشدد و مخفف، مکسور اور مفتوح و مضموم آپس میں ملتبس نہ ہونے پائیں۔[4]

تلاوت کلام پاک کے لیے لازم ہے کہ اس کی کتابت درست طریقہ سے کی جائے۔علم الرسم سے کتاب کی صحت اور اس کے معیاری ہونے کا پتہ چلتا ہے۔قراءت کی صحت بھی بڑی حد تک علم الضبط پر انحصار کرتی ہے۔علم الضبط کو نقط الاعراب اور نقط الاعجام میں تقسیم کیا جاتا ہے۔نقاط واعراب وہ علامات ہیں جن کی دلیل حرکت و سکون اور ہمزات وغیرہ ہیں۔وہ خاص نشانات (نقاط) یعنی وہ حروف جو الفاظ کے درمیان التباس کو دور کرنے اور الفاظ کی صوت اور شکل کو سمجھنے کی وجہ بنتے ہیں نقط الاعجام کہلاتے ہیں، جن کو ہم حروف کے نقاط کے ناموں سے جانتے ہیں۔لہٰذا نقاط والے حروف معجم اور بغیر نقاط والے حروف مہمل کہلاتے ہیں۔ابتداء میں قرآن کریم ان تمام علامات سے خالی تھا، پھر وقت کی ضرورت کے پیش نظر امیر معاویہ (م ۶۰ھ)[5] کے عہد حکومت میں یہ علم معرض وجود میں آیا، جس کی ابتداء زیاد بن ابی زیادؒ (م ۶۷ھ)[6] کے حکم سے امام ابوالاسود الدولیؒ (م ۶۹ھ)[7] نے اعراب کے لیے مصحف پر نقاط لگانے کے لیے سیاہی استعمال کی۔پھر عبد الملک بن مروان (م ۸۶ھ)[8] کے عہد میں حجاج بن یوسفؒ (م ۹۵ھ)[9] کے حکم سے امام نصر بن عاصم اللیثیؒ (م ۸۹ھ)[10] اور امام یحییٰ بن یعمر العدوانیؒ (م ۱۲۹ھ)[11] نے باہم متشابہ حروف میں فرق کرنے کے لیے مصحف کی ہم رنگ سیاہی سے حروف پر نقاط (نقط الاعجام) لگائے۔اس کے بعد امام خلیل بن احمد الفراہیدیؒ (م ۱۷۰ھ)[12] نے مختلف نقاط میں فرق کرنے کی مشقت کو دور کرنے کے لیے نقط الاعراب کو حرکات کی صورت میں بدل کر خوبصورت علامات کی شکل دی اور ان علامات کو مختلف ناموں سے موسوم کیا، جیسے حرکات، یعنی فتحہ، ضمہ، کسرہ، تنوین، سکون، تشدید اور مد وغیرہ۔ابتداء میں ائمہ کرام کے ہاں علم الضبط کے بارے کافی اختلاف پایا گیا، اس کا سبب یہ بھی تھا کہ یہ علم حضور ﷺ اور خلفائے راشدین کے بعد کی تخلیق ہے۔یہ علم بھی تقریباً ایسا ہی ہے جیسے خلیفہ اول صدیق اکبرؓ[13] کے دور خلافت میں قرآن کریم کو مصحف میں مدون کیا گیا۔علم الضبط کو بعد کے علماء کرام نے ضروری قرار دیا، بلکہ نقاط مصاحف کے استحباب[14] پر علماء امت کا اتفاق ہے۔

مصحف کی تعریف:

مصحف کا مادہ ص۔ح۔ف ہے۔مصحف اس کتاب کو کہتے ہیں جس میں متعدد رسائل اور اوراق جمع ہوں۔مصحف کی جمع مصاحف اور صحیفہ کی

جمع صحف اور صحائف ہیں۔ جہاں تک لغت کا تعلق ہے، یہ لفظ مصحف اصحاف کا صیغہ اسم مفعول ہے جس کا مادہ ص حرف ہے۔اس سے لفظ صحیفہ منتشر اوراق کے جمع کرنے کو کہا جاتا ہے قرآن مجید پر اس اعتبار سے اس لفظ کا اطلاق یوں ہوا کہ یہ ان تمام اوراق کو بین الدفتین جمع کرنے سے معرض وجود میں آیا جن پر عہد نبوی ﷺ میں آیات قرآنیہ لکھی گئی تھیں۔امام سیوطیؒ (م ۹۱۱ھ)[15] نے کتاب المصاحف کے ضمن میں لکھا ہے کہ خلیفہ اوّل صدیق اکبرؓ کے عہد میں جب قرآن حکیم کا باقاعدہ (سرکاری) نسخہ ترتیب دیا گیا تو اس نسخے کے نام کے تعین میں مختلف آراء پیش کی گئیں۔ کسی نے کہا کہ کتاب کا نام سفر رکھا جائے۔ لیکن یہ نام چونکہ یہود کی کتاب توراۃ کے حصوں کے لیے مستعمل تھا اس لئے اسے پسند نہ کیا گیا۔ پھر عبداللہ ابن مسعودؓ یا سالم مولی حذیفہؓ نے بتایا کہ میں نے حبشہ میں لوگوں کو اس طرح کی کتاب کو مصحف کہتے سنا ہے۔ لہذا یہ نام پسند کیا گیا اور اس کو اتفاق رائے سے اختیار کر لیا گیا۔[16] لسان العرب میں ہے: [الصفح الجنب وصفح الإنسان جنبه و صفح كل شيء جانبه][17] صفح ایک جانب ہے، انسان کا صفح اس کا ایک پہلو ہے اور ہر چیز کا صلح ایک جانب ہوتی ہے "۔قرآن مجید میں یہ مادہ لکھی ہوئی کتاب کے معنی میں استعمال ہوا ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ ﴿إِنَّ هَٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْأُولَىٰ ۝١٨ صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ ۝١٩﴾[18]" یہ بات تمام پہلے صحائف میں بھی موجود ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت موسی علیہ السلام کے صحائف میں بھی موجود ہے"۔

مصحف سے مراد ورق (Page) ہے (صحائف کی واحد صحف ہے اور مصحف اس کو کہتے ہیں جن اوراق پر انسانی ہاتھوں نے قرآن کریم کے الفاظ کو لکھ کر محفوظ کر لیا ہو۔ لہذا قرآن حکیم کی ایک خدمت کتابت بھی ہے۔ پہلا مصحف عہد نبوی ﷺ میں لکھا گیا اور دوسرا عہد صدیقی میں لکھا گیا۔ یہ متفرق سورتیں تھیں اگرچہ آیات کے اعتبار سے مرتب تھیں۔ لیکن ترتیب تلاوت کے مطابق مرتب شکل میں عہد عثمانی میں لکھا گیا تو ان کو مصاحف عثمانیہ کا نام دیا گیا۔ لہٰذا مصحف سے مراد لکھا ہوا قرآن مجید ہے۔

تجویدی مصحف کی تعریف:

تجویدی مصحف سے مراد وہ مصحف ہے جس میں پڑھنے والے کی سہولت کے لیے تجویدی قواعد کو علامات یا رنگوں کے ذریعہ سے ظاہر کیا گیا ہو۔ دور جدید میں عام لوگ جو مطبوع قرآن مجید دیکھ کر تلاوت کرتے ہیں وہ دراصل بالواسطہ طور پر کلام اللہ کا تلفظ، اعراب، حرکات وسکنات، وقف وابتداء، مدولین، شدّ، غنّہ، اخفاء، اظہار، ادغام، اقلاب وغیرہ، ان مذکورہ تجویدی قواعد کا علم علامات کے ذریعہ سے حاصل کر کے تلاوت کرتے ہیں جیسا کہ ان کے شیخ نے قرآن حکیم کے نسخہ پر اعراب، نقاط وعلامات لگا کر تجوید سے قرآن مجید پڑھنے کے قابل بنا دیا ہے۔

علم الضبط کا تعارف:

قرآن مجید کی صحیح تلاوت کے لیے صحیح کتابت اہم ضرورت ہے۔ اسی وجہ سے صحت قراءات کے قواعد کو پورا کرنے کے لیے مصاحف کی کتابت میں چند ایک قواعد کی پابندی کی جاتی ہے۔ مثلاً علامات وقف اور وصل کی درجہ بندی کی وضاحت۔ تلاوت کے سجدوں کی نشان دہی،

شمارآیات کی تعداد اور رسم وضبط کے اصولوں کی پابندی کی جاتی ہے۔ قاری کی تلاوت کوآسان بنانے کے لیے سورتوں کے نام اور چند کلمات معلومات مثلاً (مکی اور مدنی سورت) اور تقسیمات قرآن مثال کے طور پر اجزاء، احزاب اور رکوعات کی تفصیل ہر صفحہ پر حواشی کی صورت میں اور علامتی اشارات کی معلومات بھی درج کی جاتی ہے۔ اگرچہ مذکورہ بالا امور میں سے بیشتر کی حیثیت صرف اضافی معلومات ہے کیونکہ کتابت کی صحت کا معیار اور بنیاد علم الرسم[19] ہے۔ لیکن قراءت کی صحت کی بنیاد علم الضبط ہے۔

علم الرسم کا موضوع اگر حروف قرآنیہ اور املاء سے ہے تو علم ضبط کا موضوع وہ علامات ونشانات (مثلاً سکون، مدوشد اور حرکات وغیرہ) ہیں۔ جو حروف قرآنیہ کے صحیح تلفظ اور ان کی ادائیگی کے تحفظ میں مدد دیتے ہیں۔ قرآن مجید کی صحیح قراءت اور کلمات کی ادائیگی کے تلفظ کی صحیح ادائیگی کا اصل رائج طریقہ تلقی وسماع کا ہی ہے، جو پیغمبر آخرالزمان ﷺ کے مبارک دور سے لے کر آج تک اسی طرح چلا آرہا ہے۔ علامات ضبط شیخ یا استاد کے بغیر کوئی بھی نہیں سیکھ سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ ضبط کی خاص علامات کی صورتوں کی وضاحت کے ساتھ یہ بھی لکھ دیا جاتا ہے کہ صحیح تلفظ کی ادائیگی کے لیے استاد (شیخ) سے شفوی طور پر سیکھا جائے۔ تاہم قراءتِ قرآن مجید کی تعلیم کے دوران اور تعلیم کے بعد روزانہ تلاوت قرآن کے لیے کسی درست کتابت والے مصحف کی ضرورت ہر مسلمان کو پڑتی ہے اور اس مقصد کے لیے کتابت کی صحت ضبط کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ باقاعدہ علم الضبط کی اصطلاح کا وجود تین اصطلاحات (۱۔ نقط[20]، ۲۔ شکل[21] اور ۳۔ اعجام[22]) کے بعد ہوا۔ علم الضبط میں نقط و شکل کے قاعدوں پر بحث وتکرار کی جاتی ہے، جبکہ اس میں اعجام کا ذکر کم ملتا ہے۔ اگرچہ تاریخ میں ضبط کا ایک حصہ اعجام پر مشتمل ہے۔

علم الضبط کی تعریف:

ضبط کا لغت میں مطلب ہے کہ کسی شے کی انتہاء درجہ تک حفاظت کرنا جبکہ اصطلاح میں علم الضبط سے مراد وہ علم ہے جس کی وجہ سے لفظ یا حرف کو پیش آنے والے حالات (مثال کے طور پر سکون، حرکت، شدومد وغیرہ) کی پہچان کی جاتی ہے۔ اسے شکل کہا جاتا ہے۔ [بلوغُ الغايةِ في إحكام حفظِ الشيء] [23] (خوب پختہ یاد کرنا)، [يُقال: ضَبَطَ الكتابَ إذا اَحكَمَ حفظَه بما يُزيلُ عنه الإشكال، ويرادبه الشكل] [24] "یعنی کتاب پر اِعراب لگانا اس طرح کہ حروف کے پڑھنے اور یاد کرنے میں کوئی التباس نہ رہے"۔ المارغنیؒ نے اپنی کتاب دلیل الحیران میں یہ تعریف لکھی: [علم يعرف به مايدل على عوارض الحرف التي هي الفتح والضم والكسر والسكون والشد والمد ونحو ذلک] [25] طلعت اشرف نے اپنی کتاب سفیر العالمین میں یہ تعریف لکھی ہے: [علاماتٌ مخصوصةٌ تَلحَقُ الحرفَ للدلالةِ على حركةٍ مخصوصةٍ أو سكونٍ، أو مدٍّ، أو تنوينٍ، أو شدٍّ، أوِ نحوِ ذلک]۔ [26]

علم الضبط کی مذکورہ اقوال کی روشنی میں اصطلاحی تعریف میں ہے کہ یہ وہ علم ہے جس میں حروف کو لاحق ہونے والی علامتیں مثلاً حرکات و سکنات، شدومد وغیرہ شناخت ہو جاتی ہے۔ واضح رہے کہ ضبط، شکل ونقط اور اعجام تقریباً ہم معنی الفاظ ہیں۔ "نَقط" کا لغت میں مطلب کسی حرف پر نقطہ لگانا ہے، جبکہ اصطلاح میں اس سے مراد حرکات اور دوسری علاماتِ ضبط کا کام نقاط سے لینا ہے، جس کے موجد علامہ ابوالأسود الدؤلیؒ ہیں اور ان کے کام کو مزید آگے بڑھانے والے آپ کے دو شاگرد ہیں: نصر بن عاصمؒ اور یحییٰ بن یعمرؒ۔ "الشَکلُ" کے لفظی معنی

ویسے تو جانور کے پاؤں میں زنجیر لگانے کے ہیں، جبکہ اصطلاح میں حروف قرآنیہ پر علامات اور حرکات لگانا ہیں،اس کام کے بانی امام خلیل ہیں ۔ "اِعجام"کا مطلب ہے کہ کسی حرف پر نقطہ یا نقاط ڈال کر اسے دوسرے مشابہ حرفوں سے ممتاز کرنا جیسے : د/ذ اور ت/ث وغیرہ۔البتہ اعجام نقاط کے ساتھ مخصوص ہو کر رہ گیا اور شکل حرکات کے ساتھ۔

- **موضوع:**[العلامات الدالة على عوارض الحرف التى هى الحركة والسكون وغيرها][27] علم الضبط کا موضوع وہ نشانات و علامات (سکون، حرکات، مد و شد) ہیں، جو کلماتِ قرآن کے درست تلفظ میں معاون ہوتے ہیں۔ گویا حقیقت اپنی جگہ پر ہے کہ درست قراءت اور درست تلفظ،اصلاً کسی استاد سے ہی سیکھا جا سکتا ہے اور علم الضبط سے اس میں مدد ضرور لی جا سکتی ہے۔
- **فائدہ:** علم الضبط کا فائدہ یہ ہے کہ اس علم کے ذریعے حرکات و سکنات اور نقاط وغیرہ کی مدد سے،ایک حرف کو دوسرے حرف سے مثلاً متحرک کو ساکن سے، مشدّد کو مخفّف سے ممتاز کیا جاتا ہے۔

علم الضبط کی ابتداء اور اس کا تاریخی پس منظر:

اسلام سے قبل اہلِ عرب کی تحریرات میں حرکات اور نقاط کا رواج نہیں تھا۔ بلکہ وہ طبعی طور پر اپنی زبان کو صحیح طور پر ادا کر لیا کرتے تھے، چنانچہ قرآن کریم کو بھی وہ صحیح پڑھ لیا کرتے تھے۔ پھر جب اسلام پھیلتا گیا اور عرب کا عجم سے اختلاط ہونے لگا تو عجمی نو مسلم افراد،اِعراب کی واقفیت نہ ہونے کی بناء پر غلطی کرنے لگے کیونکہ قرآن کریم حرکات و نقاط سے خالی تھا۔ صحابہ کرامؓ کے زمانے میں مکتوب مصاحف نقاط اور اعراب سے خالی تھے۔ چونکہ صحابہ کرامؓ اہل عرب تھے انہیں بغیر اعراب قرآن پاک کی تلاوت میں کوئی مشکل پیش نہ آئی اس طرح وہ آسانی سے قرآن پاک کی درست تلفظ سے تلاوت کر لیتے تھے۔ جب فتوحات کا دائرہ وسیع ہوا تو عرب اور عجم میں اختلاط ہوا تو عجمی لوگوں کے لیے قرآن پاک بغیر اعراب کے تلاوت میں غلطیاں کرنا شروع ہو گئیں۔تب اس امر کی ضرورت پیش آئی کہ کلام اللہ کے رسم پر کچھ اس طرح نشانات اور علامتیں لگائی جائیں کہ عجمی لوگوں کے لیے قرآن کی تلاوت کرنا آسان ہو جائے۔

ابو الاسودؒ علم الضبط کے سب سے اول موجد ہیں انہوں نے الفاظ کے ذریعے حروف کی صوت کو علامات کے ذریعے متعین کرنے کا طریقہ کار اختیار کیا۔ ان کے ضبط کے اس کام پر رضامند ہونے کی مختلف روایتیں ہیں۔ ایک روایت ہے کہ انہوں نے اپنی بیٹی کو غلط عربی پڑھتے سنا، دوسری روایت میں ان کا عبید اللہ بن زیاد کا اتالیق ہونا بنا۔ تیسری بڑی روایت کہ عدالت میں ایک مدعی نے اپنا مقدمہ بالکل غلط عربی زبان میں پیش کیا۔ جبکہ چوتھی روایت میں کہ ایک شخص سے سورہ توبہ کی آیت نمبر ۳ میں (ورسولہ) کو کسرہ سے پڑھتے سنا۔ ہو سکتا ہے کہ یہ سب وجوہات درست ہوں البتہ پیش آنے والے حالات کی نزاکت کو مد نظر رکھتے ہوئے ابو الاسود الدولیؒ نے بصرہ کے والی زیاد کے اصرار پر ضبط کا یہ عظیم کام سر انجام دیا۔[28]

تابعین کے عہد میں عبد الملک بن مروان کے دورِ خلافت میں زیاد بن سمیہ نے جو بصرہ[29] کے حاکم تھے، حضرت علیؓ[30] کے شاگرد ابو الاسود الدولیؒ سے مذکورہ بالا درخواست پیش کی، جس کے جواب میں موصوف نے نفی میں جواب دیا۔ زیاد نے یہ کیا کہ ایک شخص سے کہہ

دیا کہ وہ حضرت ابوالاسودؒ کے راستے میں بیٹھ جائیں تو جان بوجھ کر تیز آواز سے قرآن کے اعراب میں غلطی کریں، چنانچہ انہوں نے سورہ توبہ کی یہ آیت پڑھی: ﴿أَنَّ اللّٰهَ بَرِیٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَرَسُوْلُهٗ﴾[31] اور رسولہ کو جر سے پڑھ دیا، جس کو سن کر فوراً ابوالاسودؒ نے تنبیہ کی کہ [معاذ اللہ ان تبرّأ اللہ من رسولہ] اور اس مشکل کے حل کے لیے وہ فوراً زیاد کے پاس پہنچے، اور تقریباً تیس افراد اس کام کی انجام دہی کے لیے طلب کر لیے، جن میں سے ایک کو امتحان لینے کے بعد مقرر فرمایا، اس سے کہا کہ اپنے مصحف اور سیاہی کے علاوہ مزید ایک رنگ اور رکھ لے۔ جب میں زبر پڑھنے کے لیے اپنے ہونٹ کھولوں تو تم حرف کے اوپر ایک نقطہ لگا دینا، جب میں زیر پڑھوں تو حرف کے نیچے ایک نقطہ لگا دینا، جب ہونٹوں کو گول کروں تو پیش کے لیے حرف کے سامنے ایک نقطہ لگا دینا اور جب میں غنّہ ادا کروں تو دو نقاط لگا دینا۔ اس طرح سارا قرآن مجید لکھ لیا گیا، یہ نقطے گول دائرہ کی شکل میں تھے۔ جیسے حروفِ معجم کے نقاط ہوتے ہیں البتہ دونوں میں فرق رنگ کا تھا۔ علامہ ابوالاسود الدولیؒ کے دو تلامذہ یحیی بن یعمرؒ و نصر بن عاصمؒ نے حجاج بن یوسفؒ کے حکم پر شکل اور ضبط پر کام کیا لیکن یہ کام مزید تحسین کا محتاج تھا تو امام خلیلؒ نے ضبط کو مزید واضح شکلوں میں ترقی دی، اور وہی کام آج تک چلا آرہا ہے، زبر کے لیے حرف کے اوپر ایک ترچھی لکیر، زیر کے لیے حرف کے نیچے ایک لکیر اور پیش کے لیے حرف کے اوپر چھوٹا سا واؤ وضع کیا گیا۔ تنوین کے لیے یہی حرکات دو مرتبہ لکھی گئیں وغیرہ۔ طریق ابوالاسود الدولیؒ کو "الشکل المدور" اور امام خلیل بن احمدؒ کے طرز کو "الشکل المستطیل" کی اصطلاح کا نام دیا گیا۔ ابوالاسودؒ کے کام کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

ا۔ حروف قرآنیہ کی صوت کو نقاط سے واضح کیا۔

۲۔ یہ نقاط کتابتِ قرآن میں استعمال شدہ سیاہی سے مختلف رنگوں میں لگائے گئے۔ لال رنگ ہی ابتداء میں ان علامتی نقاط کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔

۳۔ فتحہ کے لیے حرف کے اوپر ایک نقطہ، کسرہ کے لیے حرف کے نیچے ایک نقطہ اور ضمہ کے لیے حرف کے سامنے ایک نقطہ جبکہ تنوین کے لیے دو دو نقاط لگائے گئے۔

ابتداء میں ابوالاسودؒ نے حرکات ثلاثہ اور تنوین کو نقاط سے ظاہر کیا۔[32] (جبکہ دیگر علامات بعد کی ایجاد کردہ ہیں) مصاحف کی کتابت میں اصلاح رسم عثمانی کے لیے ضبط کی علامات لگانے کی یہ اولین جدوجہد تھی۔ یہ علامات تمام حروف قرآنیہ کی حرکات کے لیے نہیں تھیں البتہ بیشتر اعرابی حرکات کے لیے استعمال کی گئی تھیں اس ضمن میں اسے نقط الاعراب کہا جاتا تھا۔ علم الضبط کا یہ انداز بصرہ، کوفہ اور پھر مدینہ میں بہت تیزی سے مصاحف قرآن میں طبع ہونے لگا۔ اگرچہ نقاط مختلف شکل اور مقامات میں لگائے جانے لگے۔ مثلاً کسی نے نقاط کی شکل گول رکھی اسے نقط المدور کہا جانے لگا۔ بعض مربع شکل میں اور جبکہ دوسرے خالی گول دائرہ ہی بنا دیتے۔[33] مکہ میں پیش کا نقطہ حرف کے بائیں طرف سامنے کی بجائے اوپر فتحہ کا نقطہ حرف کے اوپر لگانے کے بجائے اس سے پہلے دائیں طرف لگایا جانے لگا۔[34]

مصاحف کی کتابت میں ضبط کی علامات کا یہ اولین تنوع تھا۔ جس کی بابت یہ معلوم ہو جاتا تھا کہ یہ کتابت مصاحف کس ملک یا علاقے میں

ہوئی ہے۔ابوالاسودؒ کے علامات ضبط کی اصطلاح کے باوجود ایک ہی شکل رکھنے والے حروف قرآنیہ کی باہم فرق کے لیے ابھی تک کوئی تحریری علامات نہ تھیں۔ان کی صحیح قراءات کا انحصار تلقی و سماع پر تھا۔ عبدالملک کے عہد میں دفتری زبان عربی بنادی گئی تو نہ صرف کلام پاک بلکہ عربی کی تحاریر کو بھی اس التباس سے محفوظ کرنا ضروری معلوم ہوا۔اس طرح حجاج بن یوسف کے حکم پر ابوالاسودؒ ہی کے شاگردوں یحییٰ بن یعمرؒ اور نصر بن عاصمؒ نے حروف قرآنیہ کے رائج اٹھارہ حروف کو ان کی نطقی کیفیات کے مطابق اٹھائیس حروف میں تبدیل کردیا۔اور متشابہ حروف کو چھوٹے نقاط کے ذریعے باہم متمیز کردیا۔اس طرح ان اٹھائیس حروف کی صوتی کیفیت کے لحاظ سے نام پہلے سے علیحدہ موجود تھے۔ صرف ان حروف کی کتابت کی اشکال اٹھارہ تھیں۔ مثلاً "ح"کو ہی ج ح خ پڑھتے تھے۔ حروف قرآنیہ پر اس طرح نقاط لگانے کے عمل کو "اعجام" کہتے ہیں۔ مثال طور پر یہ اصوات و حرکات کے لیے الدولیؒ کے ضبط نقاط کے برعکس دیگر نقاط اسی روشنائی سے لگانے کی تجویز پر عمل کیا گیا۔ جس سے اصل متن کی کتابت کی گئی۔ مصاحف کی کتابت میں حروف قرآنیہ کی باہم شناخت و تمیز کے لیے یہ دوسری اصلاح کی کوشش تھی۔اس طرح ان دونوں اقسام کے نقاط میں تمیز کرنے کے لیے جدا جدا اصطلاحات تھیں ابوالاسودؒ کے طریقہ کو "نقط الحرکات" نقط الشکل اور نقط الاعراب کہتے تھے۔ گویا کہ دوسری قسم امام یحییٰؒ اور امام نصرؒ کے طریقہ پر حروف کے نقاط لگانے کو نقط الاعجام کہتے تھے۔

ابوالاسودؒ کے نقاط کی طرح نصرؒ اور یحییٰؒ یا حجاج کے ترتیب تہجی اور نقاطِ حروف بھی حجاز کے ذریعے مغرب میں بھی کچھ اختلاف کے ساتھ اختیار کرلیے گئے، مثلاً مغرب میں 'ق' کے اوپر ایک نقطہ 'ف' اور 'ف' کے سرے کو نیچے ایک نقطہ لگایا گیا۔ وہاں کسی لفظ کے آخر پر واقع ہونے کی شکل میں ف ق ن اور ی کو کسی قسم کے علامتی نقاط کے بغیر کتابت کی جانے لگی۔اسی طرح اہل مغرب[35] میں بھی عربی کے حروف قرآنیہ کی ترتیب بھی مختلف رائج ہوگئی۔ مصر اور ایشیاء میں یوں ترتیب ہے: ا ب ت ث ج ح خ د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ ع غ ف ق ک ل م ن و ہ (بعض جگہ ہ و) اور ی کے برعکس مغرب میں 'ز' 'ر' کے بعد سے یہ ترتیب اختیار کی گئی: ط ظ ک ل م ن ص ض ع غ ف س ش ہ و ی۔[36]

عہد عباسی کے ابتدائی برس یعنی ایک صدی تک مصاحفِ کتابت کا یہی طریقہ رائج رہا، یعنی حرکات بذریعہ رنگین نقاط اور حروف کے نقطے مقابلۃً ان سے ذرا چھوٹے مگر کتابت متن والی سیاہی سے لکھنا، تاہم یہ دو دو قسم کے نقاط لکھنے اور پڑھنے والوں کے لیے صعوبت کی وجہ کا سبب بنتے تھے، اس لیے رفتہ رفتہ اعجام کے نقاط صرف قلم کے قط کے برابر ہلکی ترچھی لکیروں کی شکل میں ظاہر کیے جانے لگے۔[37] البتہ جب عربی خط میں تحسین کے پہلو نمایاں ہوئے اور مختلف حسین و جمیل (اقسام خط) ایجاد ہوئے تو نقط اعجام کے لیے بھی تحریر کے حسن و جمال اور حروف کے ہندسی تناسب کو ملحوظ رکھتے ہوئے، مناسب قط اور نقاط کی شکل کے لیے بھی خوشخطی کے قوانین مقرر کرلیے گئے۔ مشہور نحوی اور واضع علم العروض امام خلیلؒ (م ۱۷۰) نے دیگر نئی ضبط کی علامات کو ایجاد کرکے وقت کی ضرورت کو پورا کیا اور یہی وہ ضبط کی علامات ہیں جو آج دنیا میں نہ صرف مصاحف کی کتابت میں بلکہ کسی بھی مشکول[38] عبارتِ عربی کے لیے استعمال ہوتی ہیں۔

امام خلیلؒ نے نقط اعجام کو متن کی روشنائی سے لکھنا نہ صرف اسی طرح برقرار رکھا بلکہ انہوں نے حروف کے نقاط کی تعداد اور ان کی جگہ کے تعین کی وجوہات بھی بیان کیں۔[39] البتہ انہوں نے الشکل بالنقاط کی جگہ الشکل بالحرکات کا طریقہ ایجاد کیا، یعنی زبر (فتحہ) کے لیے حرف

کے اوپر ایک ترچھی لکیر (ـَ)، زیر (کسرہ) کے لیے حرف کے نیچے ایک ترچھی لکیر (ـِ) اور پیش (ضمہ) کے لیے حرف کے اوپر ایک مخفف سی واؤ کی شکل (ـُ) لگائی اور تنوین کے لیے ایک کی بجائے دو دو حرکات (ـً، ـٍ، ـٌ) ایجاد کیں۔ امام خلیلؒ نے ان حرکات کے علاوہ دیگر پانچ نئی ضبط علامات ایجاد کیں۔ تین حرکات کی طرح ان کے لیے ایک نئی شکل وضع کی۔ دراصل امام خلیلؒ کی علامات، صوتی حرکت کی مناسبت سے کسی باریک حرف یا علامت کے نام اس کے کسی حصے کی مخفف صورتیں تھیں اس طرح ضبط کی علامات اپنے مدلول پر دلالت کرتی تھیں۔ مثال کے طور پر امام خلیلؒ نے زبر کے لیے الف صغیرہ مطبوعہ (چھوٹا ترچھا الف، زیر کے لیے یاء کا مخفف سرا اور پیش کے واؤ کی مخفف شکل اختیار کی۔[40] انہوں نے جزم کے لیے حرف ساکن کے اوپر ''ھ''، یا ''ح'' کی علامات وضع کی۔ جو لفظ ''جزم'' کے ج یا م کے سرے کا مخفف نشان ہے۔ شدّ کے لیے مشدد حرف کے اوپر ''ّ'' اس طرح لگانا تجویز کر دیا، جو ش کے سرے سے مشابہت رکھتا ہے۔ حروف ممدوہ کے اوپر ''آ'' کی طرح مد لگا دی گئی۔ تاریخ میں لکھا جاتا ہے کہ امام خلیلؒ نے روم[41] اور اشمام[42] کی علامات بھی تجویز کی تھیں۔ سب سے بڑی خاصیت اور کمال امام خلیلؒ کی وضع کردہ علامات کی یہ تھی کہ مصاحف کی کتابت کے لیے دو رنگوں کی سیاہی استعمال کرنا ضروری نہ تھا۔ اس طرح قرآن حکیم کا متن اور ضبط کی علامات ایک ہی روشنائی سے لکھے جانے لگے اور بہت جلد یہ طریقہ عوام میں مقبولیت حاصل کر گیا۔ تمام دنیا میں یہ طریقہ کتابت مصاحف میں رائج ہے جبکہ اب بھی بعض دنیا کے ممالک میں مزید اصلاحات جاری و ساری ہیں۔ امام خلیلؒ کی یہ علامات ضبط کی تیسری بڑی جدوجہد تھی جسے بڑے سنگ میل کی حیثیت حاصل ہوئی۔

امام خلیلؒ نے ضبط کی علامتوں کا یہ طریقہ دوسری صدی ہجری کے آخر میں ایجاد کیا۔ چنانچہ اس وقت تک ابوالاسودؒ کا ایجاد کردہ نقاط کا طریقہ اسلامی دنیا میں پورے مغربی و مشرقی حصوں میں رائج رہا تھا۔ دیگر اصلاحات اور نئی علامتوں کی ایجاد سے یہ طریقہ کلام اللہ کی تلاوت و تجوید کی ضروریات اور صوتی و نطقی اصولوں اور وقت کے اہم تقاضوں کے مطابق مکمل ہو چکا تھا۔ چنانچہ ابتداء میں ایک طویل مدت تک لوگ مصاحف لکھنے کے لیے امام خلیلؒ کے طریقہ کی بجائے امام ابوالاسودؒ کے طریقہ کو جائز سمجھتے تھے۔ امام خلیلؒ کا طریقہ طویل عرصے تک صرف شاعری اور دیگر غیر قرآنی عربی محاورات میں استعمال ہوتا رہا، البتہ اسے شکل المصحف سے الگ کرنے کے لیے اسے شکل الشعر (یعنی شاعری میں حرکات کو شامل کرنے کا طریقہ) بھی کہتے تھے۔ دونوں قسم کی شکلوں کی صوری خصوصیات کی وجہ سے ابوالاسودؒ کے طریقہ کو ''الشکل المدور'' اور بعد والے کو ''الشکل المستطیل'' بھی کہا گیا۔ مغربی ممالک میں ابوالاسودؒ کے طریقہ ضبط کو تقدیس کا درجہ حاصل تھا۔ امام الدانیؒ (م ۴۴۴ھ)[43] علامات ضبط اور رسم عثمانی کے ماہر علماء میں سے تھے۔ انہوں نے ان فنون کے لیے یادگار کتب تحریر کیں۔ اپنی کتاب المحکم فی نقط المصاحف میں امام خلیلؒ کے طریقہ ضبط کو بدعت اور ابوالاسودؒ کے ضبط طریق کو درست قرار دیتے ہیں اور وہ بڑی دلیل یہ دیتے ہیں کہ ضبط کا یہ طریقہ ابوالاسودؒ کا ابتداء میں ایجاد کردہ تھا اور ابوالاسودؒ نے علامتوں کے لکھنے کے لیے خاص منتخب کاتب سے ''فانقط'' اور اجعل نقطہ یعنی میری ہدایت کے مطابق نقاط لگاؤ کے الفاظ کہے تھے۔[44]

امام خلیلؒ کا طریقہ درس و تدریس کی اہمیت و افادیت کے لحاظ سے بہت اعلیٰ تھا اور اس میں ایک قسم کی روشنائی کے استعمال کی وجہ سے قراءت

میں پیدا ہونے والے التباس کلّی طور پر ختم ہوگئے تھے۔ لہٰذا یہی وجہ تھی کہ یہ طریقہ ضبط عوام میں تیزی سے کتابت مصاحف میں استعمال ہونے لگا۔ انہوں نے اسلامی دنیا کے اہل مشرق میں مکمل طور پر ابوالاسودؒ اور ان کے پیروکاروں کے علامات ضبط کی جگہ لے لی۔ خاص طور پر خط نسخ[45] کی ایجاد اور مصاحف لکھنے میں ان کے استعمال کے بعد صرف امام خلیلؒ کے طریقہ کو عام مقبولیت حاصل ہوئی۔ نقاط کے ذریعے علامات ضبط کا طریقہ خط کوفی[46] کے لیے زیادہ مناسب تھا۔ خط کوفی کی کتابت جلی قلم سے لکھی جاتی تھی۔ باریک قلم کا استعمال خط نسخ میں کیا جاتا تھا۔ اس لیے نقاط کے ذریعے حرکات کا طریقہ ہی مناسب تھا۔ شاید اس کی دوسری وجہ یہ بھی ہو کہ یہ طریقہ رفتہ رفتہ مغرب میں بھی مقبول ہوا۔ مشرق و مغرب[47] میں ساتویں صدی ہجری تک کچھ ایسے مصاحف سامنے آئے جن میں بعض اوقات ضبط کی علامات کو دونوں طریقوں سے ملا کر استعمال کیا گیا اور بعض علماء ضبط نے اس کو جائز قرار دیا۔[48]

الغرض ثابت ہوا کہ نقطوں کے ذریعہ سے شکل المصاحف کا طریقہ طویل عرصے تک تقریباً تین صدیوں کی اصطلاحات کی وجہ سے تجوید وقراءت کی اکثر ضروریات کے لیے زیادہ مناسب اور ضبط کا مکمل نظام بن چکا تھا، بلکہ اس عہد میں قراءات سبعہ[49] کی تدوین بھی وجود میں آگئی۔ اس طرح نقط و شکل کا یہ طریقہ مختلف روایات مثلاً امام حفصؒ[50]، امام ورشؒ[51]، امام قالونؒ[52] اور امام دوریؒ[53] وغیرہ کی مخصوص نطقی اور صوتی کیفیات کے استثناء کے لیے بھی اختیار کیا گیا تھا۔

اسی طرح رسم کے علماء نے متنِ قرآن (مصحف) کی تمام املاء کا بغور مطالعہ کیا اور خاص طور پر ان کلمات کا بغور جائزہ لیا جن میں کتابت کے اختلاف میں کوئی صورت ملتی ہے۔ پھر املا کے ان التباس اور احتمال پیدا ہونے پر چند قواعد ضبط ترتیب دیئے اور بالآخر یہ نتائج نکلے کہ کہ رسم کے درج ذیل قواعد ستہ کے تحت انحصار کیا جاسکتا ہے: **حذف**[54]، **زیادۃ**[55]، **ھمز (رسم ھمزہ)**[56]، **بدل**[57]، **وصل و فصل**[58] اور ''**تلاوت کا تنوع**''[59]۔ رسم قیاسی کے علماء نے بھی پہلے پانچ قواعد پر اپنی بنیاد رکھی ہے۔[60] (صرف چھٹا اصول علم الرسم کے ساتھ مخصوص ہے) اور اکثر صورتوں میں ان قواعد کے مطابق رسم قیاسی اور قرآنی رسم الخط میں الفاظ کی املاء کا طریقہ ایک جیسا رہتا ہے۔ [اس سے پہلے بھی بیان کیا جاچکا ہے کہ قرآنی حروف کا رسم تقریباً نوے فی صد قیاسی رسم کے تحت ہے]۔ البتہ رسم قیاسی اور قرآنی رسم میں ان قوانین کے اطلاق میں فرق ہے جس سے تضاد پیدا ہوتا ہے۔

اس طرح رسم کے علماء کو مصاحف کی کتابت کے بارے میں تین قسم کی املائی تضاد کا سامنا کرنا پڑا۔

۱۔ مصاحف کے رسم کا عام رسم قیاس سے تضاد

۲۔ ایک ہی مصحف کے اندر بعض کلمات کا مختلف آیات میں لکھے ہوئے مختلف رسم الخط میں لکھا ہوا پایا جانا۔

۳۔ مصاحف امصار کا بعض کلمات کے رسم میں باہم اختلاف۔

بطور نمونہ ہر قسم کے تضاد کی کچھ مثالیں اس طرح دی گئی ہیں:

۱۔ رسم قیاسی اور رسم قرآنی کا اختلاف:	۲۔ ایک ہی مصحف میں کلمات کی مختلف املاء:	۳۔ مصاحف امصار کے اختلاف:

رسم قرآنی/رسم عثمانی	رسم قیاسی	ایک جگہ	دوسری جگہ	بعض مصاحف میں	اور بعض مصاحف میں
اَلْـٰٔنَ	الآنَ	كِتٰب	كِتاب	تُكذِّبان	تُكَذِّبٰن
اِيّٰىَ	اِيَّاىَ	قٰل	قال	طائف	طٰئف
العُلَمٰٓؤُا	العُلَمَاءُ	طَغَا	طَغٰى	خائف	خٰئفِ
جِاىْءَ	جِیْءَ	لدا	لدى	صٰفّٰت	صافّات
لِشَاىْءٍ	لِشَىْءٍ	اَيُّها	اَيُّهَ	كِيْدُونِ	كِيْدُونِي
لَا اذْبَحَنَّهٗ	لَاَذْبَحَنَّهٗ	مانَشاءُ	ما نَشٰؤُا	شركاؤهم	شركائهم
دُعٰؤُا	دُعاء	اِبْرٰهم	اِبْرَاهِيمُ	ذوالعصْف	ذا العَصْف
سَاُورِيْكم	سَاُرِيكم	كَىْ لا	كَيْلا	تجرى تحتَها	تجرى من تحتِها
لَتَّخَذْتَ	لَاتَّخَذْتَ	جَزاؤُا	جَزاءُ	منها مُنقَلَبا	منهما مُنْقَلَبا
الَّيْل	اللَّيْل	اَئِذا	أَءِذا		
الاِنْسٰن	الاِنْسان	يَمْحُوا	يَمْحُ		
سَلٰسِلاَ	سَلٰسِلَ	شَعائِر	شَعٰئِرُ		
يَبْنَؤُمَّ	يَاابْنَ اُمَّ	تَبٰرَكَ	تَبارَكَ		
نُنْجِىْ	نُنْجِىْ				
اَلّٰـىِٔ	اَللَّاتِىْ				
اَفَائِنْ	اَفإِنْ				
بِاَيْيدٍ	بِاَيْدٍ				

مصاحف میں مماثل قرآنی کلمات کی مختلف املاء:

مائة میں الف ہے مگر فئة میں الف نہیں ہے اللطیف دولام کے ساتھ مگر الیّل ہر جگہ صرف ایک لام کے ساتھ موجود، ایّاک میں توالف موجود ہے مگر اِیّٰیَ میں محذوف ہے۔ لدا الباب الف کے ساتھ، مگر لدی الحناجر یاء کے ساتھ، جِاىءَ میں الف موجود مگر سِیْءَ الف کے بغیر اُبوٰب بحذف الف مگر اَکْوَاب باثبات الف لَاَاذ ُبحَنَّہ میں زائد الف موجود مگر لاُعَذِّبَنّہ اس زیادۃ کے بغیر ہے۔ مِن وَرَایِٔ حِجَاب بزیادۃ یاء مگر مِن وراءِ جُدُر بغیر زیادۃ واؤ جمع کے بعد ہر جگہ الف زائد موجود مگر صرف چار افعال جاءُو، فَاءُو، باءُو اور تبوءُو میں غیر موجود

وغیرہ[61]۔ اس کے ساتھ یہ بھی خیال رہے کہ بعض کلمات کی قرآنی املاء، قیاسی املاء سے زیادہ سائنٹفک اور قیاس صرفی ونحوی سے زیادہ قریب ہے۔ چند مثالیں ملاحظہ ہوں۔

قیاسی املاء		قرآنی املاء	
تَقْوَاهَا	کی بجائے	تَقْوٰهَا	زیادہ بہتر ہے
يَغْشَاهَا	"	يَغْشٰهَا	"
نَجّاکم	"	نَجّٰکم	"
اِحداهما	"	اِحدٰهما	"
ترضاه	"	ترضٰه	"
مَثْواه	"	مَثْوٰه	"

تجویدی مصاحف کا جائزہ:

منتخب تجویدی مصاحف کا تعارف:

پاکستان و دیگر مسلم ممالک کے تجویدی مصاحف سے پارہ 17، سورہ الانبیاء کی ابتدائی آیات کو منتخب کیا گیا ہے۔ جس میں علامات ضبط اور رموز واوقاف کو مکمل واضح کیا گیا ہے اور ان میں فرق بھی بیان کیا گیا ہے۔ ان مصاحف اور اداروں کا مختصر تعارف مع نمونہ دیا گیا ہے۔ درج ذیل چند نمونہ جات ملاحظہ ہوں:

1۔ انجمن حمایت اسلام:

پاکستان میں ایک طویل مدت سے اردو طبقے کے لیے ان کی مانوس اصطلاحات کے ساتھ معیاری مصحف کی طباعت کی ضرورت تھی۔ قیام پاکستان کے بعد 'انجمن حمایت اسلام' کے ذریعہ قانونی طور پر شائع ہونے والے قرآن کریم کو حکمرانوں نے ماہرین قراء کرام کے مشورے سے ایک قانون کے طور پر نافذ کیا، جس کی پابندی بعد میں طبع ہونے والے تمام مصاحف میں لازمی کر دی گئی، البتہ انجمن کا مصاحف معیاری مصحف قرار نہیں دیا گیا تھا، اسے حکومت کی طرف سے عارضی طور پر قانونی حیثیت دی گئی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ ماہرین ایک عرصے سے حکومت سے پرزور مطالبہ کر رہے تھے کہ پاکستان کے لیے بالخصوص اور برصغیر کے لیے بالعموم مصحف مدینہ یا مصحف مصر وغیرہ کی طرز پر ایک معیاری علمی نسخہ تیار کیا جائے۔ ان تھک کوششوں کے بعد پنجاب قرآن بورڈ لاہور نے 2023ء میں انجمن حمایت اسلام کے مصحف کو قانونی حیثیت دے کر پاکستان میں رائج کر دیا۔[62]

2۔ دار السلام 213 پاکستان:

ادارہ دار السلام نے مطبوعہ مصحف کے لئے بارہ پروف ریڈرز کا باقاعدہ ایک بورڈ بنایا اور سب کے دستخط موجود ہیں اور محترم علی احمد صابر خطاط نے قرآن کا متن رسم عثمانی میں لکھنے کا شرف حاصل کیا۔ادارہ نے رنگین تجویدی مصحف ابھی طبع نہیں کیا، لیکن اس مصحف میں گراؤنڈ ہلکا سبز اور سیاہ روشنائی کا استعمال کیا ہے۔جو بہت ہی بھلا محسوس ہوتا ہے۔۱۵ سطری متن حفاظ کرام کی جملہ ضروریات کے عین مطابق ہے۔ یہ کتاب وطباعت کے جدید ترین محاسن سے مزین انتہائی خوبصورت ایڈیشن ہے۔حروف اور حروف کی ترکیب (جوڑ) بعینہ رسم عثمانی کے مطابق ہے۔ایک عرصہ ادارہ دار السلام نے رنگین تجویدی مصحف طبع نہ کیا جس کی وجہ سے ادارہ کو خسارے کا سامنا کرنا پڑا کیونکہ عوام الناس رنگین تجویدی مصحف کی طرف قائل ہوگئی تھی۔اس لیے مجبوراًادارہ نے رنگین تجویدی مصحف ۱۵ سطری کی آٹھ تجویدی قواعد کے ساتھ ۲۰۱۶ء میں طباعت کی۔ادارہ کی طباعت رنگین تجویدی مصحف میں ایک منفرد مقام رکھتی ہے۔موجودہ صورت حال کے مطابق تجویدی قواعد کو اردو اور انگلش دو زبانوں میں بیان کیا ہے۔[63]

ادارہ ہذا نے رنگوں سے بھرپور استفادے کے لیے ان سے مدد کے لیے رنگین کی سکیم کو یوں بیان کیا:

1. صرف ان حروف کو بذریعہ رنگ اجاگر کیا گیا جن کے درست پڑھنے سے قاری لحن جلی و خفی سے محفوظ رہتا ہے اور اس سے تلاوت میں حسن پیدا ہو جاتا ہے۔
2. وہ حروف جو ہمیشہ سے پُرپڑھے جاتے ہیں، ان کو اور را اور لفظ اللہ، اللھم کو جہاں پُرپڑھے جائیں گے، رنگین کر دیا گیا ہے۔
3. وہ حروف جن پر غنہ، اخفا اور قلقلہ کیا جانا چاہیے ان کو بھی رنگ دیا گیا ہے۔
4. وقف و وصل کے لحاظ سے جہاں غنہ، اخفا، مد منفصل اور را کو پُر یا باریک پڑھنے میں فرق آتا ہے، وہاں گول دائرے کا نشان دے کر اسے اجاگر کر دیا گیا ہے۔
5. وہ کلمات جنہیں ملا کر پڑھتے وقت نون قطنی کے ساتھ ادا کرنا چاہیے انہیں حاشیے میں ذکر کیا گیا ہے۔ مثلاً

3۔ قدرت اللہ پاکستان(57):

ملک قدرت اللہ صاحب اور ان کا بیٹا سعد قدرت اللہ دونوں ہی تجوید وقرأت سے ناآشنا ہیں البتہ تجربہ کی بناء پر کام زور وشور سے جاری ہے۔ محققہ کو مصاحف کی پرنٹنگ سے لے کر جلد بندی تک کے تمام مراحل کو دکھایا گیا صفائی کا اچھا انتظام تھا۔ جوتے چھاپہ خانہ سے باہر اتارے گئے قدرت اللہ صاحب تمام سٹاف کو روز دوپہر کا اچھا کھانا کھلاتے ہیں۔ قدرت اللہ کے پاس قرآن میوزیم کی کمی ہے۔ اگر وہ عوام کے لیے ان نسخہ جات کی قرآنی نمائش لگائیں تو بہت سے لوگ ان سے رہنمائی حاصل کر سکتے ہیں۔ ان کی کمپنی میں جہیز قرآن بھی بنائے جاتے ہیں اور لوگوں کے آرڈر دینے پر چہلم، قل خوانی، برسی، محفل میلاد پر تقسیم کرنے والی سورتیں اور پارے ایصال ثواب کے لیے بھی طبع کیے جاتے ہیں۔ قدرت اللہ کمپنی کے نسخہ 57 میں سرورق پر کمپنی کا نام لکھا گیا ہے۔ ابتداء میں اور اختتام میں قدرت اللہ کمپنی کو بار بار اشتہار کے طور پر چھاپا گیا ہے۔ ابتداء میں ننانوے اسماء الحسنیٰ لکھے گئے ہیں، اختتام میں اسماء النبی ﷺ لکھے گئے۔ چودہ صفحات کے بعد قرآن کریم کی ابتداء کی گئی۔ انگریزی، اردو اور فارسی میں قواعد تجوید کو بیان کیا گیا ہے۔ اختتام میں دعائے ختم قرآن کے بعد قدرت اللہ کمپنی کا پھر اشتہار چھاپا گیا ہے۔ دوسرے صفحہ پر پھر دعائے ختم قرآن اور رسم الخط کے کلمات درج کئے گئے ہیں بعد ازاں سرٹیفکیٹ تصحیح دو پروف ریڈر آف قرآن کے بعد دستخط و مہر ہے اس کے بعد پھر نیچے قدرت اللہ کمپنی کا اشتہار، پتہ، فون نمبر اور ای۔ میل درج ہے۔[64]

4۔ دار الفکر الف۔۵ پاکستان:

ادارہ دار الفکر لاہور کا سادہ تجویدی قرآن مجید ۲۰۱۶ء میں طبع ہوا۔ ادارہ کے ناشران نے قرآن مجید کے نسخوں کے متعلق چند اہم معلومات بیان کی ہیں کہ سطر بندی کرتے وقت معنی ومفہوم کا خیال رکھا گیا ہے اور کوشش کی گئی ہے کہ حروفِ نہی "لا، لن، لم، نیز واؤ عطف "وَ"۔ "اِنَّ" وغیرہ کسی بھی سطر کے آخر میں وارد نہ ہوں۔ خطاطی (کتابت) میں رائج خامیوں کو حتی الامکان درست کر دیا گیا ہے۔ جیسے "اللہ، لہ، انہ" وغیرہ کو "اللّٰہ، لہٗ، انہٗ"۔ کتابت، ڈیزائننگ، طباعت، جلد بندی، تزئین وآرائش، رنگوں کے انتخاب، کاغذ اور جلد بندی میں استعمال کیا جانے والا مواد غرضیکہ ہر مرحلے پر قرآن مجید کی شان اور اس کے تقدس کے علاوہ، فن، معیار، ذوق اور خاص طور پر حروف کی صحت کے اصولوں کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ قرآن مجید کے سرورق سے لے کر والناس تک جلد کے استر سمیت کسی بھی خالی صفحہ یا متن کے حاشیہ پر قرآن مجید کے علاوہ کوئی بھی دوسری غیر ضروری تحریر یا تشہیری مواد درج کرنے سے اجتناب کیا گیا ہے۔ تیرہ سطری، پندرہ سطری اور سولہ سطری قرآن مجید کے نسخوں کی صفحہ بندی اور سطر بندی دیگر کمپنیوں کے مطبوعہ نسخوں

کے عین مطابق ہے۔قرآن مجید کے ہر نسخے کے آخر میں عربی، انگریزی اور اردو زبان میں قرآن مجید کے متن اور اس کی طباعت کے بارے میں اہم اور مفید معلومات درج کرنے کے علاوہ رموز او قاف اور دیگر علامات کی وضاحت بھی کی گئی ہے۔اس ادارہ کا ابھی تک کوئی رنگین تجویدی مصحف طبع نہیں ہوا۔[65]

5۔ مصحف شریف سعودی عرب(۲۰۱۹ء):

یہ مصحف شریف سعودی عرب (مجمع الملك فهد لطبعة المصحف الشريف ۱۴۳۷ھ)کا ہے۔اس نسخہ میں کچھ سورتوں کے نام پاکستان نسخہ میں درج سورتوں کے ناموں سے مختلف ہیں۔اس میں رکوع، نصف ثلث کو نمایاں نہیں کیا گیا۔ سورۃ طٰہٰ صفحہ کے درمیان میں شروع ہو رہی ہے تو اوپر اسی سورۃ کا نام دیا گیا ہے۔ لیکن ۲۹۳ ص پر الکھف درمیان میں شروع ہو رہی ہے اس کا نام نہیں ہے۔ جبکہ پچھلی سورۃ کا نام الاسراء درج ہے۔اس نسخہ میں آیات کا اختتام سطر کے آخر میں ہو جاتا ہے دوسری آیت نئی سطر سے شروع ہو جاتی ہے۔اس نسخہ ھذا میں قرآن حکیم کے آخر میں وقف للہ تعالیٰ لکھا گیا ہے۔ عمدہ کتابت، بے مثل ضبط ہے۔[66]

6۔ دمشق مصحف

یہ مصحف دمشق قارئین کے محترم شیخ محمد کریم راجح نے پیش کیا ہے۔لکھتے ہیں کہ میرے محترم بھائی اور فصیح دوست قاری شیخ محمد عربی القبانیؒ نے میری عیادت کی اور مجھے قرآن کریم کی خدمت میں ایک اہم کام سے آگاہ کیا جو کہ قرآن ہے۔ تجوید کے استاد ایک عملی اور بہترین طریقے سے جو قاری کو ان کے اصطلاحات کے ساتھ تجوید کے قواعد کے بارے میں سیکھنے میں سہولت فراہم کرتے ہیں کہ کس طرح قرآن کا تلفظ ادا کرنا ہے اور اگر اس کے درمیان مد ہو اور کتنی حرکات سے مد کھینچا جائے۔ اسی طرح ضمہ اور تنوین کے بارے میں بھی آگاہی دی گئی کہ میں پبلشرز اور پرنٹرز سے مطالبہ کرتا ہوں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کو منافع کا ایک مطلوبہ ذریعہ نہ بنائیں، کیونکہ اللہ کی عقیدت ان کے لئے دو چیزیں لاتی ہے، اللہ تعالیٰ سے قربت اور مالی منافع۔اور جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ ایمان والوں کے لیے بہتر اور دیرپا ہے اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔ مصحف دمشق میں حاشیہ کا اہتمام کیا گیا ہے۔اسمائے الحسنیٰ اور اللہ کی طرف ضمائر کو سرخ رنگ سے واضح کیا گیا ہے۔ حاشیہ میں جس چیز کی وضاحت کرنا ہے اس کو بھی سرخ رنگ سے ظاہر کیا گیا ہے۔[67]

7۔ مکتبہ دبئ للتوزیع کا رنگین تجویدی مصحف:

یہ رنگین تجویدی مصحف ادارہ دار البشائر دبئ سے ۲۰۱۰ء میں طبع کیا گیا۔ یہ رنگین تجویدی مصحف روایت حفصؒ میں رسم عثمانی کے مطابق لکھا گیا۔ اس مصحف کی کتابت کا شرف خطاط جمال بوستان کو حاصل ہے۔ استاد محمد عمر رفعت عصاصہ کو اس مصحف کی طباعت کا شرف حاصل ہے۔ انہوں نے انتہائی محنت سے قرآن کریم کے اس مصحف کی طباعت کی اور جامعہ الازہر اور دیگر ممالک کے شیوخ سے بھی امہات الکتب قراءات رسم، ضبط، فواصل، وقف اور تفسیر کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ اس مصحف میں علامات وقف اور مصطلحات ضبط کی علامات کی وضاحت درج کی۔ مکی سورتوں کو سرخ اور مدنی سورتوں کو سبز رنگ سے لکھا گیا۔ البتہ پورے قرآن حکیم میں اللہ کو سرخ رنگ سے ممتاز کیا ہے۔ ہر صفحہ کا اختتام ختم آیت پر کیا گیا ہے۔[68]

8۔ انڈونیشیا مصحف:

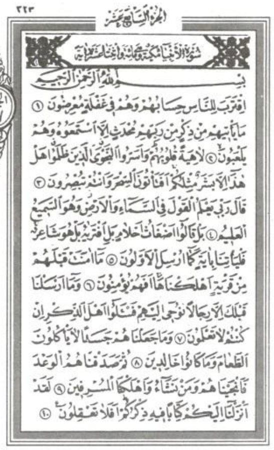

تجویدی سادہ مصحف منارۃ قدس دار الطباعتہ والنشر والتوزیع منارا۔ ۲۔ قدس، انڈونیشیا کا ہے۔ اس نسخہ میں پارہ کے شروع میں صفحہ کے اوپر پارے کے نام کی جگہ سورۃ کا نام اور الجزء الاول لکھا گیا ہے پارہ کے دائیں ورق پر سورۃ کا نام اور بائیں ورق پر الجزء الاول لکھا ہے۔ اس نسخہ میں تمام سورتوں کے نام سعودی مصحف کے مطابق ہیں۔ پروف ریڈرز کے دو نام مع دستخط اور مہر درج ہیں اور آخر میں قرآن کریم کی اہمیت بڑے جامع انداز میں کی گئی ہے اور قواعد تجوید بھی بیان کئے گئے ہیں۔ نسخہ کے ابتداء اور آخر میں کسی شخصیت کے بارے میں کچھ نہیں لکھا ہوا۔ صرف ادارے کے بارے میں مختصر لکھا ہوا ہے۔ اس نسخہ کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ ہر صفحہ کے اختتام پر آیت کا اختتام کیا گیا ہے۔ جس سے قاری کو پڑھنے میں سہولت ہوتی ہے۔ ہر صفحہ کے آخر میں اگلے صفحہ کا ایک کلمہ حاشیہ کے اندر ہی درج کیا گیا ہے۔ یہ نسخہ پندرہ سطری ہے۔[69]

9۔ جدید ترکی (استنبول) کا رنگین تجویدی مصحف:

ادارہ حوزر یاینوی استنبول سے المالیلی حامدی یازر نے ۱۹۹۶ء میں طبع کیا۔ اس دور میں کمپیوٹر کا رجان دنیا میں ترقی پا رہا تھا۔ مگر ترکی میں قرآن کریم طبع کرنے کا ذوق دنیا میں ہمیشہ بلند رہا۔ ۱۹۹۶ء میں طباعت کی اس کوشش کو دنیا میں سراہا گیا۔ اس تجویدی مصحف کی کتابت کا شرف حافظ عثمان کو حاصل ہے۔ اس مصحف کی خاصیت یہ ہے کہ ترجمہ یا تفسیری کلمات متن قرآن کے نیچے نہیں لکھا گیا بلکہ متن قرآن کو الگ حاشیہ میں دائیں بائیں لکھا گیا ہے۔ اس مصحف میں تجویدی رموز و اوقاف، ختم آیت کا نشان، مد منفصل اور مد متصل کو سرخ رنگ سے ظاہر کیا گیا ہے البتہ اللہ تعالیٰ کا اسم گرامی تجویدی مصحف کے ترکی زبان کے ترجمہ میں سرخ رنگ سے نمایاں کیا گیا ہے۔ مصحف ہذا میں ہر صفحہ کا اختتام آیت پر کیا گیا ہے۔ صفحہ کے اوپر جز نمبر، سورہ نمبر ترکی زبان میں دیا گیا ہے۔ خطاط کا کتابت قرآن میں ذوق اور قرآن فہمی ان کی کتابت سے عیاں ہیں۔ یہ مصحف جلد بندی، استر، کاغذ اور حجم کے لحاظ سے اعلیٰ ترین خوبیوں کا حامل ہے۔[70]

10۔ مصحف الواثق باللہ (۱۴۲۷ھ۔۲۰۰۶ء):

مصحف الواثق باللہ السلطان الحاج حسن البلقیہ معزالدین والدولۃ برونائی دارالسلام سے ۱۴۲۷ھ۔ ۲۰۰۶ء میں طبع کیا گیا۔ مصحف الواثق باللہ رسم عثمانی کے مطابق تیار کیا گیا ہے۔ متن قرآن سیاہ روشنائی سے جبکہ دیگر اعراب اور رموز و اوقاف کے لیے سرخ، نیلا اور سبز رنگ استعمال کیا گیا ہے۔ مصحف کی کتابت بے مثال ہے۔ اس مصحف کی خاص خوبی یہ ہے کہ کلام اللہ کے ساتھ نقاط، اعراب اور رموز و اوقاف میں سے کوئی بھی حروف قرآنیہ کے ساتھ جُڑا ہوا نہیں ہے۔ مکمل ضبط کا اہتمام کیا گیا ہے۔ دیکھنے اور پڑھنے میں باکمال مصحف ہے۔ اس مصحف کے آخر میں اعراب اور رموز و اوقاف کے بارے میں تفصیلاً بیان کیا گیا ہے اور آخر میں تصدیق شدہ سرٹیفکیٹ لف کیا گیا ہے۔[71]

مذکورہ بالا مصاحف کے ضبط اور رسم الخط ایک دوسرے سے مختلف ہیں مگر ہر ملک اور علاقے کے مطابق یہ ضبط اور رسم الخط درست ہے کہ اس طرح اس ملک کے باشندے اس ضبط و رسم الخط سے مانوس ہیں اور بآسانی قرآن کریم کی تلاوت کر سکتے ہیں۔

سورۃ الانبیاء کو منتخب کرنے کا مقصد:

پاکستان و دیگر مسلم ممالک کے تجویدی مصاحف کے جائزے میں سورۃ الانبیاء کو منتخب کرنے کی وجہ یہی ہے کہ یہ سورۃ قرآن مجید کی ایک اہم سورۃ ہے اور اس میں مختلف تجویدی نکات اور قواعد کی مکمل وضاحت موجود ہے جو تجوید کے اصولوں کو جانچنے اور سیکھنے کے لئے بہترین مواد

فراہم کرتی ہے۔اس کے علاوہ سورۃ الانبیاء میں موجود تمام قواعد پائے جاتے ہیں جو کہ مصاحف میں مختلف ہیں۔لٰہذا اس لئے اس سورۃ کا انتخاب کیا گیا ہے۔

سورۃ الانبیاء کو منتخب کرنے کا مقصد درج ذیل ہے:

1. سورۃ الانبیاء میں مختلف رسم الخط، حروف اور اعراب کا استعمال کیا گیا ہے جو تجوید کی مشق کرنے والے افراد کے لئے اہم ہیں۔اس میں متعدد قرأتوں کے اختلافات، مد و قصر کی وضاحت اور تمام تجویدی اصولوں کا اطلاق ہے۔
2. اس سورہ میں آیات کی نوعیت مختلف ہے، جن میں حروف کی واضح ادائیگی، وقف و ابتداء کے اصول اور تلفظ کی تفصیل سے مطابقت رکھنے والی آیات شامل ہیں۔
3. سورۃ الانبیاء مختلف قرأتوں کے اصول کی بنیاد پر ہے، جو تجویدی مصاحف میں ایک اہم جزو ہوتی ہے۔
4. سورۃ الانبیاء میں وہ آیات بھی شامل ہیں جو پیغمبروں کے ذکر سے متعلق ہیں اور ان آیات کی تلاوت میں خاص نوعیت کی تفصیل ہوتی ہے۔جس سے تجوید کے قواعد کو سمجھنے کے لیے قاری کو قرآن کی گہری تفہیم کی طرف رہنمائی ہوتی ہے۔

ان تمام وجوہات کی بناپر سورۃ الانبیاء کو تجویدی مصاحف کے جائزے کے طور پر منتخب کیا گیا ہے۔مزید سورۃ الانبیاء کی پہلی پانچ آیات کا اطلاقی جائزہ لیا گیا ہے۔جو درج ذیل ہے۔

سورہ الانبیاء کی منتخب آیات کا اطلاقی مطالعہ:

آیت نمبر1:

1.	انجمن حمایت اسلام	اقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ مُّعْرِضُونَ ①
	ملفوظ[72] تمام حروف پر علامت ہے، غیر ملفوظ[73] کو خالی رکھا گیا، لام تعریف کا ادغام[74] نون میں اور نون تنوین[75] کا ادغام مع الغنہ کو مدغم فیہ[76] پر علامت تشدید سے ظاہر کیا گیا ہے۔ہمزہ وصلی[77] کی علامت نہیں ہے۔	
2.	دار السلام 213 پاکستان	اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ مُّعْرِضُونَ ①
	ملفوظ تمام حروف پر علامت ہے، غیر ملفوظ کو خالی رکھا گیا ہے، لام تعریف کا ادغام نون میں اور نون تنوی کا ادغام مع الغنہ کو مدغم فیہ پر علامت تشدید سے ظاہر کیا گیا ہے۔اسی مقصد کے لیے رنگوں کا استعمال بھی کیا گیا ہے۔قلقلہ[78] اور تفخیم[79] کو بھی رنگوں سے ممتاز کیا گیا ہے۔ہمزہ وصلی کی علامت نہیں ہے۔	
3.	قدرت اللہ 57 پاکستان	اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ مُّعْرِضُونَ ①
	ہمزہ وصلی کی علامت نہیں ہے۔بلکہ ہمزہ وصلی کو بھی ہمزہ قطعی کی طرح مروج علامت لگائی گئی ہے۔	

4.	دار الفکر الف۔ ۵ پاکستان	اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ ①
	ہمزہ وصلی کی علامت لگائی ہے اور حرکت بھی ظاہر کی گئی ہے۔ ملفوظ تمام حروف پر علامت ہے، غیر ملفوظ کو خالی رکھا گیا ہے، لام تعریف کا ادغام نون میں اور نون تنوین کا ادغام مع الغنہ کو مدغم فیہ پر علامت تشدید سے ظاہر کیا گیا ہے۔	
5.	سعودی عرب	ٱقۡتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمۡ وَهُمۡ فِي غَفۡلَةٖ مُّعۡرِضُونَ ١
	ہمزہ وصلی کی علامت لگائی ہے۔ لیکن حرکت ظاہر نہیں۔ حرف مدہ ملفوظ بھی علامت سکون سے خالی ہے۔ آیت کے نشان کو رنگوں سے ممتاز کیا گیا ہے۔	
6.	دمشق مصحف	ٱقۡتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمۡ وَهُمۡ فِي غَفۡلَةٖ مُّعۡرِضُونَ ١
	ہمزہ وصلی کی علامت لگائی ہے۔ لیکن حرکت ظاہر نہیں۔ حرف مدہ ملفوظ بھی علامت سکون سے خالی ہے اور آیت کے نشان کو رنگوں سے ممتاز کیا گیا ہے۔	
7.	دبئی	ٱقۡتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمۡ وَهُمۡ فِي غَفۡلَةٖ مُّعۡرِضُونَ ١
	ہمزہ وصلی کی علامت لگائی ہے۔ لیکن حرکت ظاہر نہیں۔ حرف مدہ ملفوظ بھی علامت سکون سے خالی ہے۔ آیت کے نشان کو رنگوں سے ممتاز کیا گیا ہے۔	
8.	انڈونیشیا مصحف	اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ ①
	ملفوظ تمام حروف پر علامت ہے، غیر ملفوظ کو خالی رکھا گیا، لام تعریف کا ادغام نون میں اور نون تنوین کا ادغام مع الغنہ کو مدغم فیہ پر علامت تشدید سے ظاہر کیا گیا ہے۔ ہمزہ وصلی کی علامت نہیں ہے۔	
9.	ترکی (استنبول)	اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ مُعْرِضُونَ ①
	ملفوظ تمام حروف پر علامت ہے۔ غیر ملفوظ کو خالی رکھا گیا ہے، جزم کے لیے گول دائرہ کا استعمال کیا گیا ہے۔ اقترب میں ق کے نقاط ایک دوسرے کے اوپر لگائے گئے ہیں۔ فِی کے نیچے کسرہ اشباعی[80] لگائی گئی ہے۔ مگر نقاط کا استعمال نہیں کیا گیا۔ غَفْلَةٍ کے نیچے دو برابر کی زیر لگا کر تنوین[81] کو ظاہر کیا گیا ہے مگر اگلے کلمہ کے میم کو مشدد[82] نہیں لکھا گیا۔ رموز واو قاف اور آیات کو رنگوں سے ظاہر کیا گیا ہے۔	
10.	الواثق باللہ کا مصحف	أَقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ مُّعْرِضُونَ ١
	ہمزہ وصلی کی علامت لگائی ہے۔ لیکن حرکت ظاہر نہیں۔ حرف مدہ ملفوظ بھی علامت سکون سے خالی ہے۔ قرآن کریم کے حروف	

کے ساتھ کسی اعراب کو مس نہیں ہونے دیا گیا۔غفلة کے نیچے دو برابر کی کسرہ نہیں لگائی گئیں مگر کسرہ کو تھوڑا فرق دے کر ہمزہ کی شکل بنادی گئی ہے۔ تمام نقاط و اعراب کو رنگوں سے ممتاز کیا گیا ہے۔	

آیت نمبر2:

نمبر	مصحف	آیت / وضاحت
.1	انجمن حمایت اسلام	مَا يَأْتِيهِم مِّن ذِكْرٍ مِّن رَّبِّهِم مُّحْدَثٍ إِلَّا اسْتَمَعُوهُ وَهُمْ يَلْعَبُونَ ﴿٢﴾
		ملفوظ تمام حروف پر علامت ہے، غیر ملفوظ کو خالی رکھا گیا، مَا يَأْتِيهِمْ کے يَأْ پر صرف جزم سے جھٹکے کو ظاہر کیا گیا ہے۔خط واضح ہے۔إِلَّا اسْتَمَعُوهُ کا اِلا کا خط چند مصاحف سے مختلف ہے۔ اعراب کا مکمل استعمال کیا گیا ہے۔ قاری کو پڑھنے میں آسانی ہے۔ رموز و اوقاف کا استعمال بھی کیا گیا ہے۔ میم ادغام مع الغنہ اور ادغام بلاغنہ کی علامات کو بھی ظاہر کیا گیا ہے۔
.2	دارالسلام 213 پاکستان	مَا يَأْتِيهِم مِّن ذِكْرٍ مِّن رَّبِّهِم مُّحْدَثٍ إِلَّا اسْتَمَعُوهُ وَهُمْ يَلْعَبُونَ ﴿٢﴾
		ملفوظ تمام حروف پر علامت ہے، غیر ملفوظ کو خالی رکھا گیا، مَا يَأْتِيهِمْ کے يَأْ پر صرف جزم سے جھٹکے کو ظاہر کیا گیا ہے۔ تمام حروف پر اعراب کا استعمال عمدہ کیا گیا ہے اور بر محل علامات کا استعمال قاری کی پڑھنے کی صلاحیت کو تیز کر دیتا ہے۔"میم" مشدد کے ادغام اور اخفاء[83] کے لیے نون ساکن کے لیے سبز رنگ اور "را" مفخم کے لیے سرخ رنگ استعمال کیا گیا ہے۔
.3	قدرت اللہ 57 پاکستان	مَا يَأْتِيهِم مِّن ذِكْرٍ مِّن رَّبِّهِم مُّحْدَثٍ إِلَّا اسْتَمَعُوهُ وَهُمْ يَلْعَبُونَ ﴿٢﴾
		ملفوظ تمام حروف پر علامت ہے، غیر ملفوظ کو خالی رکھا گیا، مَا يَأْتِيهِمْ کے يَأْ پر ہمزہ اور جزم سے جھٹکے کو ظاہر کیا گیا ہے۔إِلَّا کے نیچے ہمزہ اور کسرہ دونوں کو ظاہر کیا گیا ہے۔ تمام حروف پر اعراب کا استعمال عمدہ کیا گیا ہے اور بر محل علامات کا استعمال قاری کی پڑھنے کی صلاحیت کو تیز کر دیتا ہے۔
.4	دارالفکر الف۔۵ پاکستان	مَا يَأْتِيهِم مِّن ذِكْرٍ مِّن رَّبِّهِم مُّحْدَثٍ إِلَّا اسْتَمَعُوهُ وَهُمْ يَلْعَبُونَ ﴿٢﴾
		ملفوظ تمام حروف پر علامت ہے، مگر غیر ملفوظ کو خالی رکھا گیا، مَا يَأْتِيهِمْ کے يَأْ پر صرف ضمہ کے مشابہ مڑی ہوئی جزم سے جھٹکے کو ظاہر کیا گیا ہے۔ اعراب اور رموز و اوقاف کا عمدہ اہتمام کیا گیا ہے۔
.5	سعودی عرب	مَا يَأْتِيهِم مِّن ذِكْرٍ مِّن رَّبِّهِم مُّحْدَثٍ إِلَّا اسْتَمَعُوهُ وَهُمْ يَلْعَبُونَ ﴿٢﴾
		مَا يَأْتِيهِم پر ہمزہ کے اوپر "د" نما جزم جھٹکے کے لیے ظاہر کی گئی ہے۔ مگر میم، نون، واؤ مدہ پر جزم نہیں لگائی گئیں ہیں۔ جیسے مَا يَأْتِيهِم ، مِّن رَّبِّهِم ، اسْتَمَعُوهُ

.6	دمشق مصحف	مَا يَأْتِيهِم مِّن ذِكْرٍ مِّن رَّبِّهِم مُّحْدَثٍ إِلَّا اسْتَمَعُوهُ وَهُمْ يَلْعَبُونَ ۝٢
		ماياتیہم پر ہمزہ کے اوپر ''د'' نما جزم جھٹکے کے لیے ظاہر کی گئی ہے اور ت کے دو نقاط اوپر نیچے دیئے گئے ہیں۔ اسماء الحسنیٰ کو سرخ رنگ سے نمایاں کیا گیا ہے۔ یہاں بھی میم، نون اور واؤ مدہ پر جزم کا اہتمام نہیں کیا گیا ہے۔ جیسے مَا يَأْتِيهِم، مِّن رَّبِّهِم، يَلْعَبُونَ
.7	دبئی	مَا يَأْتِيهِم مِّن ذِكْرٍ مِّن رَّبِّهِم مُّحْدَثٍ إِلَّا اسْتَمَعُوهُ وَهُمْ يَلْعَبُونَ ۝٢
		مَا يَأْتِيهِم پر ہمزہ کے اوپر ''د'' نما جزم جھٹکے کے لیے ظاہر کی گئی ہے۔ اسماء الحسنیٰ کو سرخ رنگ سے نمایاں کیا گیا ہے۔ یہاں بھی میم، نون اور واؤ مدہ پر جزم کا اہتمام نہیں کیا گیا ہے۔ جیسے مَا يَأْتِيهِم، مِّن رَّبِّهِم، يَلْعَبُونَ۔
.8	انڈونیشیا مصحف	مَا يَأْتِيهِم مِّن ذِكْرٍ مِّن رَّبِّهِم مُّحْدَثٍ إِلَّا اسْتَمَعُوهُ وَهُمْ يَلْعَبُونَ ۝٢
		اعراب واضح نہیں ہیں۔ حروف آپس میں جڑے ہوئے محسوس ہوتے ہیں۔ ''ت'' کے نیچے کسرہ اشباعی لگائی گئی ہے۔ جیسے مَا يَأْتِيهِم مِّن۔ ''میم'' مشدد، ''ر'' مشدد پر شد کا استعمال نہیں کیا گیا اور واؤ مدہ پر جزم کا اہتمام بھی نہیں کیا گیا ہے۔ جیسے مَا يَأْتِيهِم مِّن، ذِكْرٍ مِّن رَّبِّهِم مُّحْدَثٍ۔ اسی طرح فتحہ اور کسرہ کے نشان کو زیادہ طویل کیا گیا ہے۔ بعض اوقات فتحہ حرف کے ساتھ ''ک'' کا گمان بھی دینے لگتا ہے۔ جیسے يَلْعَبُونَ۔
.9	ترکی (استنبول)	مَا يَأْتِيهِم مِّن ذِكْرٍ مِّن رَّبِّهِم مُّحْدَثٍ إِلَّا اسْتَمَعُوهُ وَهُمْ يَلْعَبُونَ ۝٢
		اعراب واضح نہیں ہیں۔ جزم کو گول دائرہ سے ظاہر کیا گیا ہے۔ ماياتيهم میں ت کے نیچے کسرہ اشباعی یائے مدہ[84] کے لیے لگائی گئی ہے۔ جیسے مَا يَأْتِيهِم ''میم'' مشدد، ''ر'' مشدد پر شد کا استعمال نہیں کیا گیا۔ مِّن ذِكْرٍ مِّن رَّبِّهِم مُّحْدَثٍ۔ اعراب کا برمحل استعمال اور واؤ مدہ[85] پر جزم کا اہتمام نہیں کیا گیا۔ اسْتَمَعُوهُ وَهُمْ يَلْعَبُونَ ۝٢
.10	الواثق باللہ کا مصحف	مَا يَأْتِيهِم مِّن ذِكْرٍ مِّن رَّبِّهِم مُّحْدَثٍ إِلَّا اسْتَمَعُوهُ وَهُمْ يَلْعَبُونَ ۝٢
		تمام نقاط و اعراب کو رنگوں سے ممتاز کیا گیا ہے۔ قرآن کریم کے کلمات کے ساتھ کسی بھی اعراب اور رموز و اوقاف کو مس نہیں ہونے دیا گیا۔ حروف اور اعراب بالکل واضح ہیں۔ میم ساکن، نون ساکن پر اور واؤ پر مدہ پر جزم کا استعمال نہیں کیا گیا۔ جیسے مَا يَأْتِيهِم، مِّن رَّبِّهِم، يَلْعَبُونَ

آیت نمبر3:

.1	انجمن حمایت اسلام	لَاهِيَةً قُلُوبُهُمْ ۗ وَأَسَرُّوا النَّجْوَى ۖ الَّذِينَ ظَلَمُوا ۖ هَلْ هَٰذَا إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۖ أَفَتَأْتُونَ السِّحْرَ وَأَنتُمْ تُبْصِرُونَ ۝٣

		ملفوظ تمام حروف پر علامت ہے، غیر ملفوظ کو خالی رکھا گیا۔ اعراب کے ساتھ رموز واو قاف اور رسم الخط کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔
.2	دار السلام 213 پاکستان	لَاهِيَةً قُلُوبُهُمْ ۗ وَأَسَرُّوا النَّجْوَى الَّذِينَ ظَلَمُوا هَلْ هَٰذَا إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۖ أَفَتَأْتُونَ السِّحْرَ وَأَنتُمْ تُبْصِرُونَ ③
		ملفوظ تمام حروف پر علامت ہے، غیر ملفوظ کو خالی رکھا گیا، تمام حروف پر اعراب کا استعمال عمدہ کیا گیا ہے۔ اخفاء، غنہ[86] اور ادغام کے لیے سبز رنگ، قلقلہ کے لیے نیلا رنگ اور مفخم حروف کے لیے سرخ رنگ کا استعمال کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں اعراب اور رموز واو قاف واضح و بر محل ہیں۔ قاری کو تلاوت کرنے میں نہایت آسانی ہوتی ہے۔
.3	قدرت اللہ 57 پاکستان	لَاهِيَةً قُلُوبُهُمْ ۗ وَأَسَرُّوا النَّجْوَى ۖ الَّذِينَ ظَلَمُوا ۖ هَلْ هَٰذَا إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۖ أَفَتَأْتُونَ السِّحْرَ وَأَنتُمْ تُبْصِرُونَ ۝٣
		ملفوظ تمام حروف پر علامت ہے، غیر ملفوظ کو خالی رکھا گیا، تمام حروف پر اعراب کا استعمال عمدہ کیا گیا ہے۔ اعراب اور رموز واو قاف بر محل ہیں۔ مگر جزم دو طرح کی استعمال کی گئی ہے۔ ایک واؤ نما اور دوسری "^" نما جزم قلقلہ اور اخفاء کے لیے استعمال کی گئی ہے۔ جیسے النَّجْوٰى، وَأَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ، تنوین کے لیے ایک دوسرے کے اوپر دوز بر ذرا فاصلے سے لگائی گئی ہیں۔ جیسے لَاهِيَةً۔ اسی طرح ضمہ کی تنوین کے لیے دو پیش کو ایک ہی سمت میں اکٹھا لکھا گیا ہے۔ جیسے بَشَرٌ
.4	دار الفکر الف۔۵ پاکستان	لَاهِيَةً قُلُوبُهُمْ ۗ وَأَسَرُّوا النَّجْوَى ۖ الَّذِينَ ظَلَمُوا ۖ هَلْ هَٰذَا إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۖ أَفَتَأْتُونَ السِّحْرَ وَأَنتُمْ تُبْصِرُونَ ③
		ملفوظ تمام حروف پر علامت ہے، غیر ملفوظ کو خالی رکھا گیا ہے، ہمزہ وصلی کی علامت لگائی ہے اور حرکت بھی ظاہر کی گئی ہے۔ جیسے اَلَّذِيْنَ۔ تمام حروف پر اعراب کا استعمال عمدہ کیا گیا ہے۔ اعراب اور رموز واو قاف بر محل ہیں۔
.5	سعودی عرب	لَاهِيَةٗ قُلُوبُهُمۡۗ وَأَسَرُّواْ ٱلنَّجۡوَى ٱلَّذِينَ ظَلَمُواْ هَلۡ هَٰذَآ إِلَّا بَشَرٞ مِّثۡلُكُمۡۖ أَفَتَأۡتُونَ ٱلسِّحۡرَ وَأَنتُمۡ تُبۡصِرُونَ ٣
		ملفوظ تمام حروف پر علامت ہے، غیر ملفوظ کو خالی رکھا گیا ہے۔ واؤ مدہ، یائے مدہ اور اخفاء پر جزم کا اہتمام نہیں ہے۔ مثلاً ٱلَّذِينَ، ظَلَمُواْ وَأَنتُمۡ۔ خط واضح ہے۔ چند رموز واو قاف بھی لگائے گئے ہیں۔
.6	دمشق مصحف	لَاهِيَةً قُلُوبُهُمْ ۗ وَأَسَرُّواْ ٱلنَّجْوَى ٱلَّذِينَ ظَلَمُواْ هَلْ هَٰذَآ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۖ أَفَتَأْتُونَ ٱلسِّحْرَ وَأَنتُمْ تُبْصِرُونَ ٣
		خط واضح ہے، اعراب اور رموز واو قاف بر محل ہیں۔ تنوین کے لیے ایک دوسرے کے اوپر دوز بر ذرا فاصلے سے لگائی گئی ہیں۔ جیسے

		لَاهِيَةً اسی طرح ضمہ کی تنوین کے لیے دو پیش کو ایک ہی سمت میں اکٹھا لکھا گیا ہے۔ جیسے بَشَرٌ، واؤ مدہ، یائے مدہ اور اخفاء پر جزم کا اہتمام نہیں ہے۔ جیسے قُلُوبُهُمْ، ٱلَّذِينَ، وَأَنتُمْ وغیرہ۔
.7	دبئی	لَاهِيَةً قُلُوبُهُمْ ۗ وَأَسَرُّواْ ٱلنَّجْوَى ٱلَّذِينَ ظَلَمُواْ هَلْ هَٰذَآ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۖ أَفَتَأْتُونَ ٱلسِّحْرَ وَأَنتُمْ تُبْصِرُونَ ۝٣
		خط واضح ہے، اعراب اور رموز واو قاف بر محل ہیں۔ تنوین کے لیے ایک دوسرے کے اوپر دو زبر ذرا فاصلے سے لگائی گئی ہیں۔ جیسے لَاهِيَةً اسی طرح ضمہ کی تنوین کے لیے دو پیش کو ایک ہی سمت میں اکٹھا لکھا گیا ہے۔ جیسے بَشَرٌ، واؤ مدہ، یائے مدہ اور اخفاء پر جزم کا اہتمام نہیں ہے۔ جیسے قُلُوبُهُمْ، ٱلَّذِينَ، وَأَنتُمْ وغیرہ۔
.8	انڈونیشیا مصحف	لَاهِيَةً قُلُوبُهُمْ وَاَسَرُّوا النَّجْوَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا هَلْ هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ اَفَتَأْتُوْنَ السِّحْرَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ۝٣
		اعراب واضح نہیں ہیں۔ حروف آپس میں جڑے ہوئے محسوس ہوتے ہیں۔ ”لا“ کے اوپر فتحہ اشباعی[87] لگائی گئی ہے۔ جیسے لَاهِيَةً واؤ مدہ پر جزم کا اہتمام بھی نہیں ہے۔ جیسے قُلُوبُهُمْ۔ اسی طرح ”ذ“ کے نیچے کسرہ اشباعی لگائی گئی ہے۔ جیسے الَّذِيْنَ۔
.9	ترکی (استنبول)	لَاهِيَةً قُلُوبُهُمْ وَاَسَرُّوا النَّجْوَى الَّذِينَ ظَلَمُوا هَلْ هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ اَفَتَأْتُونَ السِّحْرَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُونَ ۝٣
		اعراب واضح نہیں ہیں۔ جزم کو گول دائرہ سے ظاہر کیا گیا ہے۔ رموز واقاف اور مد منفصل کو سرخ رنگ سے ظاہر کیا گیا ہے۔ ”ذ“ کے نیچے کسرہ اشباعی یائے مدہ کے لیے لگائی گئی ہے۔ جیسے اَلَّذِينَ۔ ”میم“ مشدد پر شد کا استعمال نہیں کیا گیا۔ بَشَرٌ مِثْلُكُمْ۔ اور واؤ مدہ پر جزم کا اہتمام نہیں کیا گیا۔ جیسے اَفَتَأْتُونَ، اعراب بر محل نہیں ہیں۔ مثلاً تُبْصِرُونَ۔
.10	الواثق باللہ کا مصحف	لَاهِيَةً قُلُوبُهُمْ ۗ وَأَسَرُّواْ ٱلنَّجْوَى ٱلَّذِينَ ظَلَمُواْ هَلْ هَٰذَآ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۖ أَفَتَأْتُونَ ٱلسِّحْرَ وَأَنتُمْ تُبْصِرُونَ ۝٣
		تمام نقاط و اعراب کو رنگوں سے ممتاز کیا گیا ہے۔ قرآن کریم کے کلمات کے ساتھ کسی بھی اعراب اور رموز واو قاف کو مس نہیں ہونے دیا گیا۔ حروف اور اعراب بالکل واضح ہیں۔ تنوین کے لیے ایک دوسرے کے اوپر دو زبر ذرا فاصلے سے لگائی گئی ہیں۔ جیسے لَاهِيَةً۔ اسی طرح ضمہ کی تنوین کے لیے دو پیش کو ایک ہی سمت میں اکٹھا لکھا گیا ہے۔ جیسے بَشَرٌ، واؤ مدہ، یائے مدہ اور نون ساکن پر جزم کا اہتمام نہیں ہے۔ جیسے قُلُوبُهُمْ، ٱلَّذِينَ، وَأَنتُمْ۔

آیت نمبر 4:

.1	انجمن حمایت اسلام	قٰلَ رَبِّیْ یَعْلَمُ الْقَوْلَ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ز وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۴
		قاف پر فتحہ اشباعی لگائی گئی ہے جو ایک الف کی مقدار کو ظاہر کرتی ہے۔ جیسے قٰلَ۔ ربی کی یاء کے نیچے دو نقاط نہیں لگائے۔ رَبِّیْ۔ وَالْاَرْضِ کے ''لام'' پر جزم اور الف پر فتحہ لگا کر ہمزہ بنادیا گیا ہے۔ وَالْاَرْضِ۔ اعراب واضح اور بر محل ہیں۔ رموز واو قاف میں ''ز'' کی علامت لگائی گئی ہے۔ السمیع کی ''ع'' لکھنے میں فرق ہے۔ السَّمِیْعُ
.2	دارالسلام 213 پاکستان	قَالَ رَبِّیْ یَعْلَمُ الْقَوْلَ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ صلے وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ④
		مفخم حروف کو ظاہر کرنے کے لیے سرخ رنگ استعمال کیا گیا ہے۔ قاف پر فتحہ لگا کر الف کو ظاہر کیا گیا ہے۔ جیسے قَالَ۔ ربی کی یاء کے نیچے دو نقاط نہیں لگائے۔ رَبِّیْ۔ رموز واو قاف میں ''صلے''[88] کا اہتمام کیا گیا۔ وَالْاَرْضِ صلے کے الف پر زبر لگائی گئی ہے جو کہ ہمزہ کی صورت بن گئی ہے۔ وَالْاَرْضِ صلے۔ السمیع کے ''ع'' لکھنے میں فرق ہے۔ جیسے السَّمِیْعُ۔ الف زائدہ پر کوئی بھی علامت نہیں لگائی گئی۔
.3	قدرت اللہ 57 پاکستان	قٰلَ رَبِّيْ يَعْلَمُ الْقَوْلَ فِي السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ ز وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۴
		قاف پر فتحہ اشباعی الف کو ظاہر کرتی ہے۔ جیسے قٰلَ۔ ربي اور في کی یاء کے نیچے دو نقاط لگائے گئے ہیں۔ جیسے رَبِّيْ۔ فِي۔ و الارض کی الف کی ہمزہ اور فتحہ کی علامت لگائی گئی ہے۔ رموز میں ''ز'' کو لکھا گیا ہے۔ جیسے وَالْأَرْضِ ز۔ الف زائدہ پر کوئی اعراب نہیں لگایا گیا۔
.4	دارالفکر الف۔۵ پاکستان	قٰلَ رَبِّیْ یَعْلَمُ الْقَوْلَ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ز وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۴
		قاف پر فتحہ اشباعی الف کو ظاہر کرتی ہے۔ جیسے قٰلَ۔ ربی اور فی کی یاء کے نیچے دو نقاط نہیں لگائے گئے۔ رَبِّیْ، فِی۔ رموز میں ''ز'' کا استعمال کیا گیا ہے۔ والارض کے الف پر صرف فتحہ لگا کر ہمزہ بنادیا گیا ہے۔ وَالْاَرْضِ ز۔ الف زائدہ اعراب سے خالی ہیں۔ مثلاً الْقَوْلَ، السَّمَآءِ، السَّمِیْعُ، الْعَلِیْمُ کے شروع میں الف زائدہ ہیں۔
.5	سعودی عرب	قَالَ رَبِّي يَعۡلَمُ ٱلۡقَوۡلَ فِي ٱلسَّمَآءِ وَٱلۡأَرۡضِۖ وَهُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلۡعَلِيمُ ٤
		قال پر زبر لگا کر الف کو ظاہر کیا گیا ہے۔ جیسے قَالَ، ربی اور فی کے نیچے دو نقاط نہیں لگائے گئے۔ رَبِّي۔ فِي۔ رموز کی علامت ''صلے'' ہے۔ والارض کے الف پر ہمزہ اور زبر لگائی گئی ہے۔ وَٱلۡأَرۡضِۖ۔ الف زائدہ پر مڑا ہوا ضمہ لگایا ہوا ہے۔ جیسے ٱلۡقَوۡلَ، ٱلسَّمَآءِ، وَٱلۡأَرۡضِ، ٱلسَّمِيعُ، ٱلۡعَلِيمُ۔ السمیع کی ''ع'' لکھنے میں فرق ہے۔ ٱلسَّمِيعُ
.6	دمشق مصحف	قَالَ رَبِّي يَعۡلَمُ ٱلۡقَوۡلَ فِي ٱلسَّمَآءِ وَٱلۡأَرۡضِۖ وَهُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلۡعَلِيمُ ٤

		قال پر فتحہ لگا کر الف لکھا گیا ہے۔ جیسے قَالَ، ربی اور فی کے نیچے دو نقاط نہیں لگائے گئے ہیں۔ جیسے رَبِّى، فِى۔ الف زائدہ پر مڑا ہوا ضمہ کی علامت ہے۔ ٱلْقَوْلَ، ٱلسَّمَآءِ، ٱلسَّمِيعُ ٱلْعَلِيمُ۔ والارض پر ہمزہ اور زبر دونوں کا استعمال کیا گیا ہے۔ رموز کے لیے "صلے" استعمال کیا گیا ہے۔ وَٱلْأَرْضِۖ
.7	دبئی	قَالَ رَبِّى يَعْلَمُ ٱلْقَوْلَ فِى ٱلسَّمَآءِ وَٱلْأَرْضِۖ وَهُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْعَلِيمُ ﴿٤﴾
		قال پر فتحہ لگا کر الف لکھا گیا ہے۔ جیسے قَالَ، ربی اور فی کے نیچے دو نقاط نہیں لگائے گئے ہیں۔ جیسے رَبِّى، فِى۔ الف زائدہ پر مڑا ہوا ضمہ کی علامت ہے۔ ٱلْقَوْلَ، ٱلسَّمَآءِ، ٱلسَّمِيعُ ٱلْعَلِيمُ۔ والارض پر ہمزہ اور زبر دونوں کا استعمال کیا گیا ہے۔ رموز کے لیے "صلے" استعمال کیا گیا ہے۔ وَٱلْأَرْضِۖ۔ اسماء الحسنیٰ اور جو ضمیر اللہ تعالیٰ کی طرف ہو اسے سرخ رنگ سے ممتاز کیا گیا ہے۔
.8	انڈونیشیا مصحف	قَالَ رَبِّيْ يَعْلَمُ الْقَوْلَ فِي السَّمَاۤءِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٤﴾
		قال کے قاف پر فتحہ لگا کر الف کو بھی لکھا گیا ہے۔ ربی کی یاء کے نیچے کسرہ اشباعی لگائی گئی ہے۔ جیسے رَبِّيْ۔ الف زائدہ پر مڑا ہوا ضمہ لگایا ہے۔ رموز کی علامت "ز" ہے۔ السمیع العلیم کی یاء پر جزم نہیں لگائی۔ میم اور لام کے نیچے کسرہ اشباعی لگائی گئی ہے۔ جیسے السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔ یعلم کی میم طویل اور العلیم کی میم طویل نہیں لکھی گئی ہے۔ مثلاً يَعْلَمُ، الْعَلِيْمُ
.9	ترکی (استنبول)	قَالَ رَبّ۪ي يَعْلَمُ الْقَوْلَ فِي السَّمَٓاءِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ السَّم۪يعُ الْعَل۪يمُ ﴿٤﴾
		قال کے قاف پر فتحہ لگا کر الف کو ہی لکھا گیا ہے۔ قَالَ۔ جزم کے لیے گول دائرہ کا استعمال کیا گیا ہے۔ الف زائدہ اعراب سے خالی ہے۔ یائے مدہ کے لیے کسرہ اشباعی کا استعمال کیا گیا ہے۔ مثلاً رَبّ۪ي، السَّم۪يعُ، الْعَل۪يمُ۔ **یعلم اور العلیم** کی "میم" کو طویل لکھا گیا ہے۔ جیسے يَعْلَمُ، الْعَل۪يمُ۔ رموز کی علامت نہیں ہے۔
.10	الواثق باللہ کا مصحف	قُل رَّبِّى يَعْلَمُ ٱلْقَوْلَ فِى ٱلسَّمَآءِ وَٱلْأَرْضِۖ وَهُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْعَلِيمُ ﴿٤﴾
		یہ مصحف تمام مصاحف میں سے اس آیت میں مختلف ہے۔ قال کی بجائے "قل ربی" ادغام بلا غنہ کیا گیا ہے۔ لام پر کوئی اعراب نہیں ہے۔ جیسے "قُل رَّبِّى"۔ الف زائدہ پر مڑا ہوا ضمہ لگایا گیا ہے۔ ٱلْقَوْلَ، ٱلسَّمَآءِ، ٱلسَّمِيعُ، ٱلْعَلِيمُ۔ رموز کی علامت صلے ہے۔ والارض کے اوپر ہمزہ اور زبر دونوں کا استعمال کیا گیا ہے۔ وَٱلْأَرْضِۖ۔ **یعلم اور العلیم** کی میم لکھنے میں فرق کیا گیا ہے۔ يَعْلَمُ، ٱلْعَلِيمُ

آیت نمبر 5:

.1	انجمن حمایت اسلام	بَلْ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍۣ بَلِ افْتَرٰىهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌۚۖ فَلْيَاْتِنَا بِاٰيَةٍ كَمَآ اُرْسِلَ الْاَوَّلُوْنَ ﴿٥﴾

		اضغاث کی "غ" پر فتحہ لگا کر الف لکھا گیا ہے۔ جیسے اَضْغَاثُ، قلب[89] کی علامت کے لیے چھوٹی "م" کو نون تنوین کے ساتھ ظاہر کیا گیا ہے۔ احلام پر لام کے ساتھ الف لگایا گیا ہے۔ جیسے اَحْلَامٍۭ بَلِ۔ رموز میں "بن" کا استعمال کیا گیا ہے۔ فلیاتنا کے الف پر جزم لگا کر جھٹکے کی علامت کو واضح کیا گیا ہے۔ بایة کے الف پر فتحہ اشباعی لگائی گئی ہے۔ جو ایک الف کی مقدار کو ظاہر کرتی ہے۔ جیسے فَلْيَاْتِنَا بِاٰيَةٍ، الاولون باقی مصاحف سے مختلف ہے۔ مثلاً اَلْاَوَّلُوْنَ
2.	دار السلام 213 پاکستان	بَلْ قَالُوٓا اَضْغٰثُ اَحْلَامٍ بَلِ افْتَرٰىهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ فَلْيَاْتِنَا بِاٰيَةٍ كَمَآ اُرْسِلَ الْاَوَّلُوْنَ ۝٥
		سرخ رنگ مفخم حروف کے لیے اور سبز رنگ قلب اور اخفاء کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔ اضغٰث کی "غ" پر فتحہ اشباعی لگا کر الف کی مقدار کو ظاہر کیا گیا ہے۔ جیسے اَضْغٰثُ، قلب کی علامت کے لیے چھوٹی "م" کو نون تنوین کے ساتھ ظاہر کیا گیا ہے۔ احلام کے لام پر فتحہ اشباعی الف کی مقدار کو ظاہر کرتی ہے۔ جیسے اَحْلٰمٍ، رموز کے لیے کوئی بھی علامات نہیں لگائی گئی۔ فلیاتنا کے الف پر جزم لگا کر جھٹکے کی علامت کو واضح کیا گیا ہے۔ بایة کے الف پر فتحہ اشباعی لگائی گئی ہے۔ جو ایک الف کی مقدار کو ظاہر کرتی ہے۔ جیسے فَلْيَاْتِنَا بِاٰيَةٍ، الاولون کو اس طرح لکھا گیا ہے۔ مثلاً اَلْاَوَّلُوْنَ
3.	قدرت اللہ 57 پاکستان	بَلْ قَالُوٓا أَضْغٰثُ أَحْلٰمٍۭ بَلِ افْتَرٰىهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ ۚ فَلْيَأْتِنَا بِأٰيَةٍ كَمَآ أُرْسِلَ الْأَوَّلُوْنَ ۝٥
		اضغث کے الف پر ہمزہ اور فتحہ دونوں کا استعمال کیا گیا ہے۔ "غ" پر فتحہ اشباعی لگا کر الف کی مقدار کو ظاہر کیا گیا ہے۔ جیسے أَضْغٰثُ، احلم بل کے الف پر ہمزہ اور فتحہ لگائی گئی ہے اور "ل" پر فتحہ اشباعی لگائی گئی ہے جو الف کی مقدار کو ظاہر کرتا ہے۔ قلب کی علامت کے لیے چھوٹی "م" کو لکھا گیا ہے۔ جیسے أَحْلٰمٍۭ بَلِ، رموز میں " بن " کا استعمال کیا گیا ہے۔ فلیاتنا میں الف پر ہمزہ اور فتحہ کی علامت کو لگا کر جھٹکے کو ظاہر کیا گیا ہے۔ بایة میں الف پر ہمزہ اور فتحہ اشباعی کی علامت لگائی گئی ہے۔ جیسے فَلْيَأْتِنَا بِأٰيَةٍ، ارسل الاولون کے الف پر ہمزہ، ضمہ اور فتحہ لگایا گیا ہے۔ جو دوسرے مصاحف سے مختلف ہے۔ جیسے أُرْسِلَ الْأَوَّلُوْنَ
4.	دار الفکر الف۔۵ پاکستان	بَلْ قَالُوٓا اَضْغٰثُ اَحْلٰمٍۭ بَلِ افْتَرٰىهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ ۚ فَلْيَاْتِنَا بِاٰيَةٍ كَمَآ اُرْسِلَ الْاَوَّلُوْنَ ۝
		اضغٰث کے "غ" پر فتحہ اشباعی لگا کر الف کی مقدار کو ظاہر کیا گیا ہے۔ جیسے اَضْغٰثُ، احلم بل کے "ل" کے دائیں طرف فتحہ اشباعی لگائی گئی ہے جو الف کی مقدار کو ظاہر کرتا ہے یہ علامت دیگر مصاحف سے مختلف ہے اور قلب کی علامت کے لیے چھوٹی "م" کو لکھا گیا ہے۔ جیسے اَحْلٰمٍۭ بَلِ۔ رموز میں " بن " کا استعمال کیا گیا ہے۔ فلیاتنا بایة میں الف کے دائیں طرف فتحہ اشباعی لگائی گئی ہے۔ جو دیگر مصاحف سے مختلف ہے۔ جیسے فَلْيَاْتِنَا بِاٰيَةٍ، اعراب کا بر محل استعمال کیا گیا ہے۔

5.	سعودی عرب	بَلْ قَالُوٓا۟ أَضْغَـٰثُ أَحْلَـٰمٍۭ بَلِ ٱفْتَرَىٰهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ فَلْيَأْتِنَا بِـَٔايَةٍ كَمَآ أُرْسِلَ ٱلْأَوَّلُونَ ۝٥
		قالوا کے واؤ مدہ پر جزم نہیں ہے۔ لیکن مد لگائی گئی ہے۔ جیسے قَالُوٓا۟۔ اضغث کے الف پر ہمزہ اور فتحہ جبکہ ''غ'' کے اوپر فتحہ اور بائیں طرف فتحہ اشباعی لگائی گئی ہے۔ جیسے أَضْغَـٰثُ، اسی طرح احلم بل کے ''ل'' پر فتحہ اور ''ل'' کلے بائیں طرف فتحہ اشباعی کی علامت لگائی گئی ہے جبکہ قلب کے لیے چھوٹی ''م'' کا استعمال کیا گیا ہے۔ أَحْلَـٰمٍۭ بَلِ، شاعر کے ''ر'' پر تنوین کے لیے دو پیش اکٹھے ایک ہی صورت میں لکھے گئے ہیں۔ جیسے شَاعِرٌ۔ الف زائدہ پر گول دائرہ کا استعمال کیا گیا ہے۔ فلیاتنا کے الف پر ہمزہ اور جزم لگائی گئی ہے جبکہ بایۃ کے ب کے بعد الف کے دائیں طرف ہمزہ اور فتحہ کا استعمال کیا گیا ہے۔ جیسے فَلْيَأْتِنَا بِـَٔايَةٍ۔ یہ علامات دیگر مصاحف سے مختلف ہیں۔
6.	دمشق مصحف	بَلْ قَالُوٓا۟ أَضْغَـٰثُ أَحْلَـٰمٍۭ بَلِ ٱفْتَرَىٰهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ فَلْيَأْتِنَا بِـَٔايَةٍ كَمَآ أُرْسِلَ ٱلْأَوَّلُونَ ۝٥
		قالوا کے واؤ مدہ پر جزم نہیں ہے۔ لیکن مد لگائی گئی ہے۔ جیسے قَالُوٓا۟۔ اضغث کے الف پر ہمزہ اور فتحہ جبکہ ''غ'' کے اوپر فتحہ اور بائیں طرف فتحہ اشباعی لگائی گئی ہے۔ جیسے أَضْغَـٰثُ، اسی طرح احلم بل کے ''ل'' پر فتحہ اور ''ل'' کے بائیں طرف فتحہ اشباعی کی علامت لگائی گئی ہے جبکہ قلب کے لیے چھوٹی ''م'' کا استعمال کیا گیا ہے۔ جیسے أَحْلَـٰمٍۭ بَلِ، شاعر کے ''ر'' پر تنوین کے لیے دو پیش اکٹھے ایک ہی صورت میں لکھے گئے ہیں۔ جیسے شَاعِرٌ۔ الف زائدہ پر گول دائرہ کا استعمال کیا گیا ہے۔ فلیاتنا کے الف پر ہمزہ اور جزم لگائی گئی ہے جبکہ بایۃ کے ب کے بعد الف کے دائیں طرف ہمزہ اور فتحہ کا استعمال کیا گیا ہے۔ جیسے فَلْيَأْتِنَا بِـَٔايَةٍ۔ یہ علامات دیگر مصاحف سے مختلف ہیں۔
7.	دبئی	بَلْ قَالُوٓا۟ أَضْغَـٰثُ أَحْلَـٰمٍۭ بَلِ ٱفْتَرَىٰهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ فَلْيَأْتِنَا بِـَٔايَةٍ كَمَآ أُرْسِلَ ٱلْأَوَّلُونَ ۝٥
		قالوا کے واؤ مدہ پر جزم نہیں ہے۔ لیکن مد لگائی گئی ہے۔ جیسے قَالُوٓا۟۔ اضغث کے الف پر ہمزہ اور فتحہ جبکہ ''غ'' کے اوپر فتحہ اور بائیں طرف فتحہ اشباعی لگائی گئی ہے۔ جیسے أَضْغَـٰثُ، اسی طرح احلم بل کے ''ل'' پر فتحہ اور ''ل'' کے بائیں طرف فتحہ اشباعی کی علامت لگائی گئی ہے جبکہ قلب کے لیے چھوٹی ''م'' کا استعمال کیا گیا ہے۔ جیسے أَحْلَـٰمٍۭ بَلِ، شاعر کے ''ر'' پر تنوین کے لیے دو پیش اکٹھے ایک ہی صورت میں لکھے گئے ہیں۔ جیسے شَاعِرٌ۔ الف زائدہ پر گول دائرہ کا استعمال کیا گیا ہے۔ فلیاتنا کے الف پر ہمزہ اور جزم لگائی گئی ہے جبکہ بایۃ کے ب کے بعد الف کے دائیں طرف ہمزہ اور فتحہ کا استعمال کیا گیا ہے۔ جیسے فَلْيَأْتِنَا بِـَٔايَةٍ۔ یہ علامات سعودی عرب، دمشق اور دبئی کے مصاحف میں ایک جیسی ہیں۔
8.	انڈونیشیا مصحف	بَلْ قَالُوٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ بَلِ افْتَرٰىهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ فَلْيَأْتِنَا بِاٰيَةٍ كَمَآ اُرْسِلَ الْاَوَّلُوْنَ ۝٥

نمبر	مصحف	
		قالوا کے اعراب بر محل نہیں ہے۔ جیسے مد ''ل'' اور ''واو'' پر پڑھی جاتی ہے۔ جیسے قَالُوٓا۔ اضغاث کے لیے الف کو لکھا گیا ہے۔ فتحہ اشباعی کا استعمال نہیں کیا ہے۔ احلام کے لام پر فتحہ اشباعی لگائی گئی ہے۔ قلب کی علامت بھی نہیں لگائی گئی۔ جیسے اَضۡغَاثُ اَحۡلَامٍۭ بَلِ افۡتَرٰىهُ۔ رموز کی علامت ''ج'' لگائی گئی ہے اور ''ج'' کے اوپر مد کا نشان بھی ہے۔ ''ۘ''۔ کما ارسل الاولون دیگر مصاحف سے مختلف لکھا ہوا ہے۔ جیسے كَمَآ اُرۡسِلَ الۡاَوَّلُوۡنَ۔ دیگر اعراب بھی بر محل نہیں ہیں۔
9.	ترکی (استنبول)	بَلۡ قَالُوٓا اَضۡغَاثُ اَحۡلَامٍۭ بَلِ افۡتَرٰىهُ بَلۡ هُوَ شَاعِرٌ فَلۡيَاۡتِنَا بِاٰيَةٍ كَمَآ اُرۡسِلَ الۡاَوَّلُوۡنَ ۝٥
		اضغاث کے ''غ'' کے ساتھ فتحہ اشباعی کی بجائے الف لگائی گئی ہے۔ اَضۡغَاثُ۔ احلام کے ''ل'' کے ساتھ الف لگایا گیا ہے۔ قلب کی علامت نہیں لگائی گئی۔ اَحۡلَامٍۭ بَلِ افۡتَرٰىهُ کما دیگر مصاحف سے مختلف لکھا ہوا ہے۔ كَمَآ۔ مد منفصل کو سرخ رنگ سے واضح کیا گیا ہے۔ یہ خط دیگر مصاحف سے مختلف ہے۔
10.	الواثق باللہ کا مصحف	بَلۡ قَالُوٓاْ أَضۡغَٰثُ أَحۡلَٰمِۭ بَلِ ٱفۡتَرَىٰهُ بَلۡ هُوَ شَاعِرٞ فَلۡيَأۡتِنَا بِـَٔايَةٖ كَمَآ أُرۡسِلَ ٱلۡأَوَّلُونَ ۝٥
		قالوا کے واؤ مدہ پر جزم نہیں ہے لیکن مد لگائی گئی ہے۔ جیسے قَالُوٓاْ۔ اضغث کے الف پر ہمزہ اور فتحہ جبکہ ''غ'' کے اوپر فتحہ اور بائیں طرف فتحہ اشباعی لگائی گئی ہے۔ جیسے أَضۡغَٰثُ، اسی طرح احلم بل کے ''ل'' پر فتحہ اور ''ل'' کے بائیں طرف فتحہ اشباعی کی علامت لگائی گئی ہے جبکہ قلب کے لیے چھوٹی ''م'' کا استعمال کیا گیا ہے۔ أَحۡلَٰمِۭ بَلِ، شاعر کے ''ر'' پر تنوین کے لیے دو پیش اکٹھے ایک ہی صورت میں لکھے گئے ہیں۔ جیسے شَاعِرٞ۔ الف زائدہ پر گول دائرہ کا استعمال کیا گیا ہے۔ فلیاتنا کے الف پر ہمزہ اور جزم لگائی گئی ہے جبکہ بایۃ کے ب کے بعد الف کے دائیں طرف ہمزہ اور فتحہ کا استعمال کیا گیا ہے۔ جیسے فَلۡيَأۡتِنَا بِـَٔايَةٖ۔ اعراب اور رموز واو قاف کو سرخ اور سبز رنگ سے واضح کیا گیا ہے۔

پاکستان و دیگر مسلم ممالک کے تجویدی مصاحف کے ضبط اور رسم الخط کا موازنہ:

اوپر دیئے گئے پاکستان و دیگر مسلم ممالک کے مصاحف کے ضبط اور رسم الخط کا موازنہ درج ذیل ہے:

انجمن حمایت اسلام	دار السلام 213 پاکستان	قدرت اللہ 57 پاکستان	دار الفکر الف۔۵ پاکستان	سعودی عرب	دمشق مصحف	دبئی مصحف	انڈونیشیا مصحف	ترکی (استنبول) مصحف	الواثق باللہ کا مصحف
اِقۡتَرَبَ	اِقۡتَرَبَ	اِقۡتَرَبَ	اِقۡتَرَبَ	ٱقۡتَرَبَ	ٱقۡتَرَبَ	ٱقۡتَرَبَ	اِقۡتَرَبَ	اِقۡتَرَبَ	ٱقۡتَرَبَ

فِي غَفْ	فِي غَفْلَةٍ	فِي غَفْلَةٍ	فِي غَفْـلَ	فِي غَفْـلَةٍ	فِي غَفْلَ	فِي غَفْلَةٍ	فِي غَفْلَةٍ	فِي غَفْلَةٍ	فِي غَفْلَ
إِلَّا اسْتَمَعُ	إِلَّا اسْتَمَعُو	إِلَّا اسْتَمَ	إِلَّا اسْتَمَ	إِلَّا اسْتَمَ	إِلَّا اسْتَ	إِلَّا اسْتَمَعُ	إِلَّا اسْتَمَعُو	إِلَّا اسْتَمَ	إِلَّا اسْتَمَ
لَاهِيَةً	لَاهِيَةً	لَاهِيَةً	لَاهِيَةً	لَاهِيَةً	لَاهِيَةً	لَاهِيَةً	لَاهِيَةً	لَاهِيَةً	لَاهِيَةً
أَفَتَأْتُونَ	أَفَتَأْتُونَ	أَفَتَأْتُو	أَفَتَأْتُونَ	أَفَتَأْتُو	أَفَتَأْتُونَ	أَفَتَأْتُونَ	أَفَتَأْتُو	أَفَتَأْتُونَ	أَفَتَأْتُونَ
قُل	قَالَ	قَالَ	قَالَ	قَالَ	قَالَ	قُل	قُل	قَالَ	قُل
السَّمِيعُ الْ	السَّمِيعُ الْعَ	السَّمِيعُ الْعَلِيمُ	السَّمِيعُ الْعَ	السَّمِيعُ الْ	السَّمِيعُ الْ	السَّمِيعُ	السَّمِيعُ الْ	السَّمِيعُ الْ	السَّمِيعُ الْعَلِ
أَضْغَاثُ	أَضْغَا	أَضْغَاثُ	أَضْغَثُ	أَضْغَ	أَضْغَثُ	أَضْغَثُ	أَضْغَثُ	أَضْغَثُ	أَضْغَاثُ
أَحْلَمِ بَ	أَحْلَامِ بَلِ	أَحْلَامِ بَلِ	أَحْلَمِ بَلِ	أَحْلَمِ بَ	أَحْلَمِ بَلِ	أَحْلَمِ بَلِ	أَحْلَمِ بَلِ	أَحْلَمِ بَلِ	أَحْلَامِ بَلِ
فَلْيَأْتِنَا بِـ	فَلْيَأْتِنَا بِآ	فَلْيَأْتِنَا	فَلْيَأْتِنَا	فَلْيَأْتِنَا بِـ	فَلْيَأْتِنَا بِ	فَلْيَأْتِنَا بِآيَ	فَلْيَأْتِنَا بِآ	فَلْيَأْتِنَا بِـ	فَلْيَأْتِنَا بِـ

نتائج بحث

مذکورہ بحث سے نتائج حاصل کیے گئے ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

1. قرآن کریم کا ضبط دراصل حفاظت قرآن کریم کے سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ اگرچہ عہد رسالت ﷺ میں اس کی ضرورت نہ تھی، کیونکہ نبی مکرم ﷺ نے قرآن کریم جبریل امین علیہ السلام سے سیکھا اور صحابہ کرامؓ نے نبی مکرم ﷺ سے قرآن کی تعلیم حاصل کی۔ اس وقت اعراب کی ضرورت نہ تھی۔

2. خلیفہ اول کے عہد میں بغیر سورتوں کے نام سے تدوین ہوا۔ پھر خلیفہ ثالث کے دور میں سورتوں کے نام تدوین کیے گئے بعدازاں ائمہ ضبط نے رموز واو قاف، رکوعات، احزاب منازل، اجزاء کا اہتمام کیا۔ اہم شہروں کو مصاحف ارسال کرنے کے ساتھ جید قراء صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بھی حضرت عثمانؓ نے مقرر کیا تاکہ سماعی، قراءاتی، صوتی لہجات کے مطابق تعلیم دی جا سکے۔

3. قرآن کریم کے صحیح قراءات کے لیے قرآن کریم کے حروف پر نقاط (نقط الاعجام) اور حرکات (نقط الاعراب) کی ضرورت عجمیوں کے لیے پڑی۔

4. علم رسم کے تحت حضرت عثمانؓ نے امت میں پیدا ہونے والے اختلافات کو سبعہ احرف کی روشنی میں حل فرمادیا قرآن حکیم کا اعجاز رسم کے قواعد پر بھی ہے۔ لہٰذا رسم عثمانی کی اتباع ضروری ہے، صحابہ کرامؓ سمیت ساری امت کا رسم عثمانی کی اتباع پر اجماع ہے۔

5. ابوالاسود الدولیؒ کا طریقہ ضبط ساری دنیا میں علم الضبط کی بنیاد بنا جو صوتی اور نطقی تقاضوں کے لیے کافی بن چکا تھا اس لئے ابوالاسودؒ کے طریقہ ضبط کو مغربی اور افریقی ممالک میں تقدیس کا درجہ حاصل رہا۔

6. امام خلیل فراہیدیؒ کا طریقہ ضبط بہت جلد مصاحف میں استعمال ہونے لگا اور آج تک ضبط کا یہی طریقہ رائج ہے۔ البتہ نئی تبدیلیاں بھی آرہی ہیں۔ امام خلیل بن احمد فراہیدیؒ کے زمانے میں رنگین مصاحف کی رنگ کاری عام تھی انہوں نے ضبط کے علاوہ حروف قرآنیہ کی اشکال کے لیے بھی کام کیا ہے۔

سفارشات

1. علم الرسم، ضبط اور فواصل کی باقاعدہ طور پر حفظ و قراءات کے طلبہ اور قرآن کی طباعت کرنے والے عملہ کی تربیتی ورکشاپ قرآن بورڈ لاہور منعقد کروائے۔

2. علم الضبط کی شناخت کروانے کے لیے طلباء کو قرآن کریم بذریعہ کتابت یا بذریعہ کمپیوٹر متن لکھوا کر حفظ کروایا جائے۔

3. ضبط کے ضمن میں علامات و نشانات (زبر، زیر، پیش، سکون، شد و مد وغیرہ) کی شناخت کے لیے طلباء کو خطاطی قرآن اور کتابت قرآن کی مختلف خط کی اقسام سکھائی جائیں تاکہ طلبہ خطاطی اور حفظ کی مشق دونوں انداز سے سیکھ لیں۔ اس طرح خطاطی قرآن طلباء کے لیے مثبت سرگرمی ہو گی۔

4. عالم اسلام میں ضبط کی نئی نئی اصطلاحات اور تصاویر کے ذریعے متن قرآن کی جو کتابت ہو رہی ہے۔ ان کے بارے طلباء کو واقفیت فراہم کی جائے۔ تاکہ وہ ضبط کے نئے اصول و ضوابط سے آشنا ہو سکیں۔

حوالہ جات

---

[1] الحجر، ۱۵: ۹

[2] فصلت، ۴۱: ۴۲

[3] المارغنی، ابواسحاق ابراہیم بن احمد، دلیل الحیران علی مورد الظمان، دار الحدیث القاہرہ، ص ۳۴۵

[4] حافظ احمد یار، پروفیسر۔ قرآن و سنت چند مباحث، شیخ زاید اسلامک سنٹر، جامعہ پنجاب لاہور، ۲۰۰۰ء

[5] امیر معاویہ بن ابی سفیانؓ (م ۶۸۰ء) خلافت امویہ کے بانی تھے۔ وہ نبی کریم ﷺ کے ۳۰ سال بعد خلیفہ بن گئے، ان سے قبل خلفائے راشدین اور حسن ابن علیؓ خلیفہ رہے۔ نمو پذیر اسلام میں امیر معاویہؓ پہلے مسلمان خلیفہ ہیں جن کا نام سرکاری دستاویزات، سکوں اور کتبوں پر کندہ ہوا۔ امیر معاویہؓ کاتبین وحی میں سے تھے۔

[6] حضرت امیر معاویہؓ کے ایک اہم مشیر۔ انتہائی ذہین، بہادر جرنیل اور بہت اچھے منتظم تھے۔

[7] ابوالاسود الدولیؒ (م ۶۹ھ) حضرت علیؓ کے شاگردِ خاص تھے۔ حضرت علیؓ نے آپ کو عربی گرائمر کے قواعد اور اعراب لگانے کا علم سکھایا۔ آپ کو ملک النحو یعنی علم نحو کا شہنشاہ بھی کہا جاتا ہے۔

[8] عبدالملک بن مروان (م ۸۶ھ) اموی حکمرانوں میں سب سے زیادہ پڑھے لکھے خلیفہ میں شمار ہوتے تھے۔

[9] حجاج بن یوسفؒ (م ۷۱۴ء) طائف کے مشہور قبیلہ بنو ثقیف سے تعلق رکھتے تھے۔ حجاج کا خواب حکمرانی کرنا تھا۔ جس کی وجہ سے دمشق میں عبدالملک بن مروانؒ کی فوج میں شامل ہو گیا۔ بعد میں حجاج بن یوسفؒ حجاز کے گورنر بن گئے۔

[10] نصر بن عاصم اللیثیؒ (م ۸۹ھ) کنانہ قبیلہ سے تھے، وہ ایک فقیہ اور عربی میں فصیح علم رکھتے تھے۔ ابوالاسود الدولیؒ کے خاص اور ذہین شاگردوں میں سے تھے۔ ان کا شمار اپنے دور کے ممتاز گرائمر کے علماء میں ہوتا تھا۔ تاریخ کی کتب میں ہے کہ انہوں نے سب سے پہلے اپنے استاد ابوالاسودؒ کے حکم پر عربی زبان میں حروف پر نقطے لگائے۔

[11] یحیٰ بن یعمر العدوانیؒ (م ۱۲۹ھ) قرآن کریم پر سب سے پہلے نقاط لگانے والی شخصیت کا اعزاز رکھتے ہیں۔ حدیث فقہ اور لغات عرب کا گہرا علم رکھنے والے تھے۔

[12] خلیل بن احمد الفراہیدیؒ (م ۱۷۴ھ) علم عروض کے بانی اور لغت و موسیقی کے ماہر تھے۔ آپ کی مشہور تصنیف "کتاب العین" جو علم لغت میں ہے اور عربی لغت کی پہلی کتاب سمجھی جاتی ہے۔

[13] ابو بکر صدیقؓ (م ۶۳۴ء) اسلام کے پہلے خلیفہ راشد، عشرہ مبشرہ میں شامل، نبی کریم ﷺ کے اولین جانشین صحابی اور ہجرت مدینہ کے وقت رفیق سفر تھے۔

[14] استحباب: لفظاً: پسندیدہ یا محبوب ہونا، فقہ: کسی امر کا مستحب یعنی شریعت کی رو سے موجب ثواب یا مسنون ہونا۔ امر مستحب، وہ کام جس کے کرنے میں ثواب ہو لیکن نہ کرنے میں عذاب نہ ہو۔

[15] امام جلال الدین سیوطیؒ (م ۹۱۱ھ) ایک مفسر، محدث، فقیہ اور مورخ تھے۔ آپ کی کثیر تصانیف ہیں، آپ کی کتب کی تعداد ۵۰۰ سے زائد ہے۔ تفسیر جلالین اور تفسیر در منثور کے علاوہ قرآنیات پر الاتقان فی علوم القرآن علما میں کافی مقبول ہے اس کے علاوہ تاریخ اسلام پر تاریخ الخلفاء مشہور رہے۔

[16] سیوطی، جلال الدین، حافظ (م ۹۱۱ھ)۔ الاتقان فی علوم القرآن، موسسہ الرسالہ ناشرون، س۔ن، ج ۱، ص ۲۰۵

[17] ابن منظور، جمال الدین محمد بن مکرم (۷۱۱ھ)۔ لسان العرب، بیروت: دار صادر، ۱۴۱۴ھ، ج ۳، ص ۳۹۵

[18] الاعلیٰ، ۸۷: ۱۸۔۱۹

[19] رسم کا لغوی معنی اثر اور نشان، اس کے مترادف لفظ خط، کتاب، زبر، سطر، رقم اور رشم (بالشین)۔ مصاحف کے خط کو رسم کہا جاتا ہے۔ رسم کی دو اقسام ہیں: **۱۔ رسم قیاسی:** رسم قیاسی سے مراد ایسا رسم ہے جس میں لفظ کی ابتداء اور اس پر وقف کرنے کا لحاظ کرتے ہوئے اس کے حروف تہجی کو لکھا جائے۔ رسم قیاسی کے پانچ اصول ہیں۔ (۱) دیگر عوارض (یعنی وقف و وصل) کو نظر انداز کرتے ہوئے لفظ کو اس کے ذاتی حروف تہجی کے ساتھ لکھنا۔ (۲) اس کے ذاتی حروف تہجی میں کمی نہ کرنا۔ (۳) اس کے ذاتی حروف تہجی میں زیادتی نہ کرنا۔ (۴) ابتداء میں ملفوظ بہ کی رعایت کرتے ہوئے لفظ کو اپنے ماقبل سے الگ لکھنا۔ (۵) وقف میں ملفوظ بہ کی رعایت کرتے ہوئے لفظ کو اپنے مابعد سے جدا لکھنا۔ **۲۔ رسم اصطلاحی:** رسم اصطلاح کو رسم عثمانی بھی کہا جاتا ہے۔ رسم عثمانی کا ایک بڑا حصہ رسم قیاسی کے موافق۔ لیکن چند کلمات رسم قیاسی کے مخالف لکھے گئے ہیں، جن کی تفصیلات علم الرسم کی کتب میں موجود ہیں۔ صحابہ کرام نے ان چند کلمات میں رسم قیاسی کی زبردست حکمت اور پوشیدہ اسرار کی رائے پیش کی ہے، کیونکہ وہ ذہانت اور فطانت کے اعلیٰ درجہ پر فائز ہیں۔

[20] **النقط:** لغت میں نقط کا معنی کسی حرف پر نقطہ لگانا ہے جبکہ اصطلاح میں نقاط کے نظام سے مراد ہے کہ جو نظام حرکات ہمارے موجودہ حرکات کا پیشرو تھا۔ جسے ابوالاسود الدولیؒ نے ایجاد کیا تھا۔ جس میں صرف نقاط سے علامات ضبط کا کام لیا جاتا تھا۔

[21] **الشکل:** شکل کا لفظی مطلب جانور کے پاؤں میں زنجیر ڈال دینے کے ہیں جبکہ اصطلاحی مفہوم یہ ہے کہ قرآنی کلمات کو علامات و حرکات سے مقید کرنا ہے۔ جبکہ شکل کا لفظ "ضبط" کی کسی بھی صورت کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اگرچہ عموماً شکل سے ضبط کلمات کا وہ طریقہ لیا جاتا ہے جو امام خلیلؒ کا ایجاد کردہ تھا۔ جس عبارت کے ہر حرف پر حرکات و علامات ضبط لگائی گئی ہوں اسے عبارت مشکول کہا جاتا ہے۔

[22] **الاعجام:** اعجام کا معنی ہے کسی حرف پر نقاط لگا کر دوسرے حروف سے ممتاز کرنے کے ہیں۔ مثلاً، ب، ت اور د ذ وغیرہ جبکہ یہ بھی ایک صورت تلفظ ہی کی بنتی ہے اس طرح دونوں حروف میں فرق کرنے کے لیے ابوالاسود الدولیؒ کے طریقہ ضبط کو طریق نقط، نقط الاعراب یا نقط الشکل کہتے ہیں جبکہ نقط الاعجام دوسرے کو کہتے ہیں۔

[23] المارغنی، ابراہیم بن احمد توسی مالکیؒ (م ۱۳۴۹ھ)۔ **دلیل الحیران علی مورد الظمان**، ص ۱۰۲

[24] طلعت، اشرف محمد فواد۔ **سفیر العالمین**، مکتبہ الامام البخاری للنشر والتوزیع بیروت، ۲۰۰۶ء، ص ۴۲۱

[25] المارغنی، ابراہیم بن احمد توسی مالکیؒ (م ۱۳۴۹ھ)۔ **دلیل الحیران علی مورد الظمان**، ص ۲۰۱

[26] طلعت، اشرف محمد فواد۔ **سفیر العالمین**، ص ۵۱۰

[27] طلعت، اشرف محمد فواد۔ **سفیر العالمین**، ص ۵۵۰

[28] حافظ احمد یار، پروفیسر، **قرآن وسنت چند مباحث**، شیخ زاید اسلامک سنٹر جامعہ پنجاب لاہور، ص ۱۱۰

[29] بصرہ: عراق کا دوسرا بڑا شہر، صوبہ بصرہ کا دارالحکومت ہے۔ شہر کے گرد نہروں کے وسیع نظام کے باعث مشرق وسطیٰ کا وینس بھی کہلاتا ہے۔ شہر بصرہ کی بنیاد ۱۶ھ خلیفہ دوم حضرت عمرؓ کے دور حکومت میں رکھی گئی۔ بعد ازاں یہ شہر بنوامیہ، بنوعباس اور عثمانی سلطنت کا بھی حصہ رہا۔ پہلی جنگ عظیم میں برطانیہ نے بصرہ پر قبضہ کیا۔

[30] علی بن ابی طالب (م ۴۰ھ) پیغمبر اسلام نبی کریم ﷺ کے چچازاد اور داماد تھے۔ آپؓ عشرہ مبشرہ میں سے تھے اور آپؓ کا شمار علماء وزاہدین صحابہ میں ہوتا ہے۔

[31] التوبہ، ۹: ۳

[32] الدانیؒ، ابو عمرو عثمان بن سعید (م ۴۴۴ھ)۔ **المقنع فی رسم مصاحف الامصار**، ص ۱۲۵

[33] الکردیؒ، محمد طاہر بن عبدالقادر (م ۱۴۰۰ھ)۔ **تاریخ القرآن وغرائب رسمه وحکمه**، ص ۸۷

[34] لوئیس معلوف، **المنجد**، ص ۱۲۷

[35] اسلامی تاریخ میں مغرب سے مراد مصر کے علاوہ تمام افریقی ممالک اور اندلس ہوتے ہیں، آج کل صرف مراکش کو بھی مغرب کہہ لیتے ہیں۔

[36] الدانیؒ، ابو عمرو عثمان بن سعید (م ۴۴۴ھ)۔ **المحکم فی علم النقط المصاحف**، ص ۳۶

[37] غانم قدوریؒ، ابوالحسین احمد بن محمد، امام (م ۴۴۸ھ)۔ **رسم المصحف دراسة الغوية تاريخية**، ص ۶۲۔۵۶۱

[38] مشکول: شکل، شکل کیا گیا، یہاں عربی عبارات کی شکلوں کے بارے بیان کیا گیا ہے۔

[39] الدانیؒ، ابو عمرو عثمان بن سعید (م ۴۴۴ھ)۔ **المحکم فی علم النقط المصاحف**، ص ۳۵۔۳۶

[40] الکردیؒ، محمد طاہر بن عبدالقادر (م ۱۴۰۰ھ)۔ **تاریخ القرآن وغرائب رسمه وحکمه**، ص ۹۱

[41] وقف بالروم: جس حرف وقف کیا، اس کو تھوڑی سی حرکت دینا، یہ زیر اور پیش میں ہوتا ہے۔

[42] وقف بالاشمام: جس حرف پر وقف کیا، اس کو ساکن کر کے ہونٹوں سے پیش کی طرف اشارہ کرنا، یہ ضمہ ہوتا ہے۔

[43] ابو عمرو عثمان بن سعید الدانیؒ (م ۴۴۴ھ) اندلسی عالم قراءت، محدث اور مُفسّر تھے۔ آپ فن قرات کے امام، عالم حدیث اور اسماء الرجال کے ماہر، عمدہ خطاط، جید الحفظ، ذکی اور ذہین، متقی وپرہیزگار اور مستجاب الدعوات تھے۔

[44] الدانیؒ، ابو عمرو عثمان بن سعید (م ۴۴۴ھ)۔ **المحکم فی علم النقط المصاحف**، ص ۴۳

45 خط نسخ عربی کا مشہور ترین خط ہے جو طویل عرصے تک اسلامی دنیا میں رائج رہا۔اِس خط کو عربی رسم الخط کا بہترین خط برائے تحریر سمجھا جاتا ہے۔اِس خط کا موجد عباسی وزیر ابن مقلہ شیرازی تھے۔خطِ نسخ کتابت قرآن مجید کے لیے مستعمل ہے۔

46 خط کوفی: ایک قدیم عربی رسم الخط ہے جو آغاز اسلام کے دور میں عراق کے شہر کوفہ میں پروان چڑھا۔خط کوفی دراصل خط نبطی، خط حمیری اور خط حیرہ کی آمیزش اور ترقی یافتہ صورت تھی۔ دوسرے مقامات کے علاوہ یہ خط حجاز اور حیرہ(کوفہ کا پرانا نام) میں بھی لکھا جاتا تھا۔ حرب ابن امیہ اِسے حیرہ سے سیکھ کر آئے اور جزیرۃ العرب میں پھیلایا۔

47 مشارقہ سے مراد وہ اختلافی کلمات جن کا رسم الخط مصاحف عثمانیہ میں مختلف پایا گیا۔ان کلمات کو لکھنے یا چھاپنے کے لیے علماء کے چار مذاہب ہیں۔ان میں سے ایک مذہب مشارقہ کے نام سے جانا جاتا ہے، جس کے مطابق آج مصر، سعودی عرب، شام، عراق اور کچھ دیگر عربی ممالک میں روایت حفصؒ یا روایت دوری بصری کے مطابق قرآن کریم چھپ رہے ہیں۔ مشارقہ کے ہاں اختلافی کلمات میں اکثر و بیشتر امام ابوداودؒ کی ترجیحات پر عمل کیا جاتا ہے، جو انہوں نے اپنی شرہ آفاق کتاب "مختصر التبیین لهجاء التنزیل" میں بیان کی ہیں۔اور ایسے تمام کلمات جن کے بارے میں ان سے کوئی نص نہیں،ان میں مشارقہ نے اثبات الف کو اختیار کیا جو قیاسی رسم الخط کے مطابق ہے۔ دوسرا مذہب جسے علماء رسم مغاربہ کا نام دیتے ہیں، جس کے مطابق صدیوں سے مراکش، جزائر، تیونس اور کچھ افریقی ممالک میں روایت قالونؒ اور روایت ورشؒ میں قرآن کریم لکھے اور چھاپے جاتے ہیں،ان کے ہاں اکثر اختلافی کلمات میں امام ابوداودؒ کی ترجیحات پر عمل کیا جاتا ہے،البتہ بعض کلمات جن کے بارے میں علامہ ابوداودؒ نے سکوت اختیار فرمایا،ان میں علامہ بلنسیؒ کے قول کو ترجیح دیتے ہیں۔

48 غانم قدوری، ابوالحسین احمد بن محمد، امام (م۴۴۸ھ)۔رسم المصحف دراسة الغوية تاريخية، ص ۵۲۲

49 قراء سبعہ ان قراء کو کہا جاتا ہے جن سے قرآن کریم کی قراءت کے سلسلہ میں متعدد روایتیں وارد ہوئی ہیں، ان روایتوں میں بعض مقامات پر کلمات واعراب(زبر، زیر، پیش)وغیرہ کا اختلاف پایا جاتا ہے۔ علوم قرآن کی متداول کتابوں میں ان قراء کے نام اس طرح درج ہیں: عبداللہ بن عامرؒ، ابن کثیر المکیؒ، عاصم بن بہدلہ کوفیؒ، ابوعمرو بصریؒ، حمزہ کوفیؒ، نافع مدنیؒ اور کسائی کوفیؒ۔ یہ تمام اصحاب طبقات قراء کے تیسرے طبقہ میں آتے ہیں۔

50 ابو عمرو حفص بن سلیمانؒ (م۱۸۰ھ) قاریِ قرآن اور روایات قراءت میں ماہر تھے۔ فن قرآن کے سات روایتی طریقوں میں سے ایک کی نشرواشاعت کرنے والے تھے، ان کا طریقہ (روایت حفصؒ عن عاصم) عالم اسلام میں سب سے زیادہ مقبول و معروف ہوا۔امام حفصؒ، عاصم کے شاگرد بھی تھے اور ان کے داماد بھی تھے۔

51 امام ورشؒ (م۸۱۲ء) بھی امام نافع بن عبدالرحمن المدنیؒ (م۱۶۹ھ) کے شاگرد تھے۔اصل نام عثمان بن سعید المصریؒ ہے۔ سخت سفید ہونے کی وجہ سے ان کو ورش کا لقب ملا۔ کہا جاتا ہے کہ آپ بہترین قراءت کرتے تھے۔آپ مصر سے مکہ صرف قراءات کے لیے آئے تھے نہ حج کے لیے اور نہ ہی تجارت کے لیے۔

52 امام قالونؒ (م۲۲۰ھ) امام نافع بن عبدالرحمن المدنیؒ (م۱۶۹ھ) جو قراء سبعہ میں سے ہیں کہ شاگرد تھے۔رومی زبان میں قالون عمدگی کو کہتے ہیں۔آپ کی عمدہ قراءت کی وجہ سے امام نافعؒ نے انہیں قالون کے لقب سے نوازا۔ قالون رومی لفظ ہے۔

53 امام دوریؒ (م۲۴۰ھ) اپنے زمانے میں قراءت کے امام ثقہ، معتبر اور عظیم عالم تھے۔

54 **حذف**: میں ان کلمات سے بحث کی جاتی ہے جن کی کتابت میں کوئی حرف محذوف مگر نطق میں موجود ہوتا ہے یعنی اس حرف کی کتابت نہیں کی جاتی مگر پڑھا ضرور جاتا ہے۔ یہ محذوف حرف عموماً "ا" "و" "ی" ہوتے ہیں۔ اگرچہ ایک آدھ مثال "ن" یا "ل" کے حذف کی ملتی ہے۔اس کی مثال "الرحمن"، داؤد ، اور "النبین" کے کلمات ہیں جو دراصل الرحمان، داوود، اور النبیین پڑھے جاتے ہیں۔قرآن کریم میں اس طرح کے کلمات کی تعداد سینکڑوں ہے اور رسم کی کتب میں ان سب کی تفصیل موجود ہے۔

[55] **زیادۃ:** سے مراد یہ ہے کہ بعض دفعہ کسی قرآنیہ حرف میں کوئی حرف لکھا تو جاتا ہے مگر پڑھا نہیں جاتا۔ یہ زائد حرف بھی ہمیشہ "ا" "و" اور "ی" ہی ہوتے ہیں۔ اس کی ایک مثال "مِائَة"، "اولئک" اور "بِاَییْد" ہیں جو علی الترتیب مِئَة، الائک اور بِاَیْدٍ پڑھے جاتے ہیں۔[آپ کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ "اولئک" میں حذف اور زیادۃ دونوں قواعد موجود ہیں]۔

[56] **الھمز یا رسم ھمزہ:** یعنی ہمزہ کی کتابت اور رسم کی مختلف صورتوں کا بیان۔ ان میں سے بعض صورتیں رسم قیاسی سے متعلق ملتی ہیں اور بعض مختلف ہوتی ہیں۔ دونوں صورتوں میں کتابت ہمزہ کے قواعد بالکل طویل ہیں۔

[57] **بدل:** کے تحت ان قرآنی کلمات کو بیان کیا جاتا ہے جن کی املاء میں ایک حرف کی بجائے کوئی دوسرا حرف لکھا جاتا ہے جبکہ تلفظ کا تعین وہی پہلا حرف کرتا ہے مثلاً الف کی جگہ "و" یا "ی" لکھنا۔ اس کی مثال حتی یا متی، الصلوۃ اور بلی میں ملتی ہے۔ جو علی الترتیب "حتا" یا "متا"، "الصلاۃ" اور "بلا" پڑھے جاتے ہیں۔ [یہاں بھی آپ نے محسوس کیا ہوگا کہ متی، حتی اور بلی کا قیاسی اور قرآنی رسم یکساں ہے البتہ لفظ صلوہ کا معاملہ مختلف ہے۔ اس کی مثالیں تو اردو میں بھی متعارف ہیں مثلاً موسیٰ، عیسیٰ، اعلیٰ اور ادنی وغیرہ]۔

[58] **وصل وفصل:** جسے قطع اور وصل بھی کہتے ہیں۔ اس قاعدہ کے تحت یہ ذکر ہوتا ہے کہ دو کلمات (حرف اور اسم یا اسم اور اسم) کو ملا کر یا جدا جدا لکھنے کا قاعدہ کیا مثلاً فِی مَا اور فیما۔ اَیْن ما اور اَیْنما، اَمْ مَنْ اور اَمّنْ، یَوْمَ ھُم اور یَومَھُم وغیرہ۔

[59] **قراءت کا تنوع:** یا اختلاف قراءات۔ اس میں ان مخصوص کلمات کی املاء کا قاعدے کا ذکر ہوتا ہے۔ جن میں دو بالکل مختلف مگر بتواتر ثابت قراءات ہوتی ہیں۔ اس میں متحمل القراءات رسم کے علاوہ [جس کی مثالیں قرآن کریم میں بکثرت ملتی ہیں۔ ایک مثال لفظ "ملک" ہے جو الک بھی پڑھا جاتا ہے اور ملک بھی]۔ وہ کلمات بھی آتے ہیں جو مصاحفِ عثمانیہ میں سے کسی ایک میں ایک قراءات کے مطابق اور کسی دوسرے میں دوسری قراءات کے مطابق لکھے گئے تھے۔ اس کی ایک مثال سورۃ الکھف کی آیت ۳۲ میں موجود کلمہ "مِنْھَا" کا بعض مصاحف میں "مِنْھُما" (بصیغۂ تثنیہ) لکھنا ثابت ہے۔ اور امام ورشؒ کی قراءات میں اب بھی اسی طرح بصیغۂ تثنیہ لکھا اور پڑھا جاتا ہے۔

[60] ابن درستویه: عبدالله بن جعفر الشهیر بابن درستویه کتاب الکتّاب. مطبعه کاثولیکیه بیروت، ۱۹۲۷ء، ص ۷ تا ۹

[61] الکردی: محمد طاهر بن عبدالقادر الکردی الخطاط - تاریخ القرآن - غرائب رسمه و حکمه ص ۱۲۸

[62] مصحف انجمن حمایت اسلام، انجمن حمایت اسلام پریس، لاہور، ۲۰۱۶ء

[63] نسخہ نمبر ۲۱۳ رنگین تجویدی مصحف ۱۵ سطری، ادارہ دار السلام، اردو بازار لاہور، ریاض

[64] نسخہ نمبر ۵۷، سادہ تجویدی مصحف ۱۳ سطری، قدرت اللہ کمپنی داتا گنج بخش لاہور اردو بازار

[65] نسخہ نمبر الف۔ ۵ (۱۶ سطری) سادہ تجویدی مصحف، ادارہ دار الفکر اردو بازار لاہور

[66] سادہ مصحف شریف، مجمع الملک فھد لطبعۃ المصحف الشریف (سعودی عرب) ۱۴۳۷ھ

[67] مصحف دمشق، للمراسلۃ، دمشق سوریۃ، دار الخیر للطباعۃ والنشر والتوزیع، ۱۴۲۳ھ

[68] رنگین تجویدی مصحف، ادارہ دار البشائر دبئی، ۲۰۱۰ء

[69] تجویدی سادہ مصحف منارۃ قدس دار الطباعتہ والنشر والتوزیع منارا۔ ۲۔ قدس، انڈونیشیا

[70] رنگین تجویدی مصحف، ادارہ حوزریا ینوی استنبول (ترکی) ۱۹۹۶ء

[71] مصحف الواثق باللہ، السلطان الحاج حسن البلقیہ معزالدین والدولۃ، برونائی دار السلام، ۱۴۲۷ھ

72 وہ حرف جو ملفوظ ہو، جو زبان سے ادا کیا جائے، حروف جو پڑھے جائیں ذ (قواعد) لفظ یا کلمے کا تلفظ جو علامت (مکتوبی) کی بجائے الفاظ (عبارت) میں لکھا جائے

73 وہ حرف جو لکھنے میں آئے مگر بولنے میں نہ آئے، غیر ملفوظ الفاظ کہلاتے ہیں: جیسے: عبدالرحیم میں الف اور لام۔

74 لغوی معنی کسی چیز کو کسی چیز میں ملا دینا۔ اصطلاح تجوید میں ایک ساکن حرف کو دوسرے متحرک حرف میں اس طرح ملانے کو کہتے ہیں کہ دونوں حروف ایک مشدد حرف پڑھا جائے جیسے مَنۡ رَّبُّكَ۔ جب نون ساکن اور نون تنوین کے بعد حروف یَرۡمَلُوۡنَ میں سے کوئی حرف آئے تو وہاں ادغام ہو گا۔ لام، را میں بلاغنہ باقی یُوۡمِنُ کے چار حروف میں باغنہ ادغام ہو گا۔

75 وہ نون ساکن جو لکھا نہیں جاتا مگر پڑھا جاتا ہے۔ یہ کلمے کے آخر میں آتا ہے درمیان میں نہیں آتا۔ صرف اسم کے آخر میں آتا ہے۔ فعل میں نہیں آتا۔ یہ وصل میں پڑھا جاتا ہے اور وقف کی صورت میں دو زبر ہوں تو الف سے بدل جاتا ہے اور دو زیر، دو پیش کی صورت میں حذف ہو جاتا ہے۔

76 **مدغم**: وہ حرف جسے دوسرے حرف میں ملایا جائے۔ مدغم فیہ: جس حرف میں ملایا جائے۔ مثال: مَنۡ يَّفۡعَلُ۔

77 **ہمزہ کا بیان**: بنیادی طور پر ہمزہ کی مندرجہ ذیل دو اقسام ہیں۔ ا۔ ہمزہ اصلی ۲۔ ہمزہ زائدہ (۱) **ہمزہ اصلی**: اس ہمزہ کو کہتے ہیں جو حروف اصلیہ کے مقابلے میں آئے ۔ مثلاً اَمَرَ بروزن فَعَلَ (۲) **ہمزہ زائدہ**: ہمزہ زائدہ اس کو کہتے ہیں جو حروف اصلیہ کے مقابلے میں نہ آئے۔ مثلاً اَکۡرَمَ بروزن اَفۡعَلَ ہمزہ زائدہ کی اقسام ا۔ ہمزہ وصلی ۲۔ ہمزہ قطعی (۱) **ہمزہ وصلی**: وہ ہمزہ ہے جو ابتدائے کلام میں پڑھا جائے لیکن وصل کلام میں حذف ہو جائے۔ جیسے اَلۡعٰلَمِيۡنَ میں ہمزہ وصلی ابتدائے کلام کی صورت میں پڑھا گیا اور رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ یہاں ہمزہ وصلی کلام میں حذف ہو گیا۔

78 قلقلہ: لغوی معنیٰ، جنبش، اصطلاح تجوید میں حروف کے سکون کے وقت ان کے مخرج میں پیدا ہونے والی جنبش کو قلقلہ کہتے ہیں۔ جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان کو حروف قلقلہ کہا جاتا ہے۔ ان حروف کو ادا کرتے وقت سکون کی حالت میں ان کے مخرج میں جنبش پیدا ہوتی ہے۔ حروف قلقلہ پانچ ہیں جن کا مجموعہ قُطۡبُ جَدٍّ ہے۔

79 تفخیم: یعنی حروف کو پُر پڑھنا۔

80 کسرہ اشباعی: کھڑی زیر کو کہتے ہیں۔ جیسے بٖ

81 تنوین: دو زبر، دو زیر، دو پیش کو تنوین کہتے ہیں۔ اور جس حرف پر تنوین ہو اسے منوّن کہتے ہیں۔ تنوین کی مثالیں: بً، بٍ، بٌ۔

82 شد کو تشدید بھی کہتے ہیں۔ جس حرف پر شد (ـّ) ہو اسے مشدد کہتے ہیں۔ مثال: اَبَّ۔

83 ادغام اور اظہار کی درمیانی حالت کو اخفاء کہتے ہیں ۔ یعنی حرف کو پوشیدہ کرکے پڑھنا۔ حروف اخفاء یہ ہیں: ت، ث، ج، د، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ف، ق، ک۔

84 یاء ساکن ما قبل مکسور جیسے فِيۡ میں یاء۔

85 واؤ ساکن ما قبل مضموم جیسے قَالُوۡا میں واؤ۔

86 ناک میں آواز لے جا کر پڑھنا۔ جیسے اِنَّ

87 فتحہ اشباعی: جس حرف پر کھڑی زبر ہو اسے فتحہ اشباعی کہتے ہیں۔ جیسے: بٰ

88 صلے۔۔۔۔۔ الوصل اولی کا مخفف ہے، جس کے معنی ہیں ''ملا کر پڑھنا بہتر ہے''۔

89 قلب: لغوی معنے بدلنا، اصطلاح تجوید میں ایک حروف کو دوسرے سے بدل دینے کا نام قلب ہے۔ جب نون ساکن اور نون تنوین کے بعد با آئے تو نون ساکن اور نون تنوین کو میم سے بدل کر غنہ کے ساتھ پڑھیں گے۔ جیسے: اَلِيۡمٌۢ بِمَا۔ مِنۢ بَعۡدِ